

تامیروں حیات

لکھنؤ
پندرہ روزہ

لاکھ دکیم سر بجب ایک کلیم سر بکف

انسانی بالخصوص اسلامی تاریخ کی متواتر شہادتیں ہیں کہ اصل فیصلہ کن جزء ملتوں اور قوموں کی تقدیر کو بدلتے والی حقیقت، ممالک کا سیاسی اور جنگی تقشہ یا سر تبدیل کرنے والی طاقت، اعداد و شمار، قلت و کثرت کا تناسب اور تسلیم شدہ صورت حال نہیں ہوتی، اصل انقلاب انگیز طاقت اور ناممکن کو ممکن بنانے والی چیز اس ہستی کا وجود ہے جو عزم دامیمان کی خارق عادت طاقت سے سرشار، صورت حال کو یکسر تبدیل کر دینے کے لئے ہوتا تیار، اور اس کی راہ میں ہر طرح کی تربانی و جاں نثاری، خطر پسندی و ہم جوئی کے لئے مضطرب و مسترار ہے، تاریخ کی شہادت ہے کہ اس موقع پر یہ ٹھووس اعداد و شمار، مشکلات اور مخالفتوں کے پہاڑیں فسے اور ہم کی طرح چکل کر پانی ہوجاتے ہیں، اور فتح کا آفتاب رات کے اندر ہیرے اور سردی کے گمراہ کو جہاں اور انگوں کو خیرہ کرتا ہوا طلوع ہوتا ہے! اقبال نے اسی حقیقت کو اپنے خاص انداز میں اس طرح بیان کیا ہے۔

میل کلیم ہو اگر معمر کہ آزمائ کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے باعث لاحظ
صحبت پوروم سے مجھ پہ ہوا یہ نکتہ فاش
لاکھ کلیم سر بجب ایک کلیم سر بکف

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی مدھدھی

فی شمارہ - 12/-

سالانہ زرع اعادوں - 250/-

۲۰۱۰ء ۲۵

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 11

Mobile: 09415786548

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2746406
Fax: 0522-2741221
E-mail: nadwa@sancharnet.in

10-April, 2010

Mohd. Akram
Jewellers



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274606
0522-2616731

محمد اکرم جوئیلس

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جویلس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

Quba Cleaning
Odeon Textile And Cleaning



قبا اونگ
مینونہ فیکچر رس

ٹیکر رس اونگ - وندہ اونگ = ڈوم اونگ
فکس اونگ - لان اونگ - ڈیمودیٹ

سل کراسنگ گوری بازار - سرو جنس سگر کانپور روڈ لکھنؤ
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف محلہ سے تیار کردہ

مشہور مارکیٹ

وہنیات، عرقیات، کلوچے، نعم، کارپنوم، روم، فیبر،
فیبر نوم، روم گلاب، روم کنکڑ، عرق گلاب،
عرق کنکڑ، اگرچہ، ہریل پر ڈذک

لکھنؤ کا ایک قابلِ اعتماد ہے

اظہار سن پر فیو مرس
اکبری اگٹ پر کل لسٹ
مزار: C-5: جنہاں، مخت کی

PIZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2268257 Mobile: +91-9415009102
Branch: C-6 Janpath Market, Hazriganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 91-9415784932
E-mail: izharsonperfumers@yahoo.com

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain

On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Mob. 9415100085

اس شمارے میں

۱	شعر و ادب	حضرت امیر بنیانی
۲	وردہ بیشتر بتابے لب پختہ	حضرت امیر بنیانی
۳	اداریہ	مادیت کا سیلا ب اور ...
۴	مش الحق ندوی	داہ عمل
۵	حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی	نبی اکرم ﷺ کا طریقہ دعوت
۶	حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی	فکر و نظر
۷	مولانا سید محمد واصح رشید حنفی ندوی	اہل مغرب کو طرز عمل
۸	حضرت مولانا عبدالحق حنفی ندوی	مسلم پوسٹل لا
۹	مولانا عبدالحق حنفی ندوی	اسلام کے عالمی نظام کی دنیا کو ..
۱۰	جغز مسعود حنفی ندوی	اسلام ہی کیوں
۱۱	عبدالوباب پارکیج	نیم بدایت کے جھونکے
۱۲	مشتی محمد خنزیر عالم ندوی	تذکیرہ و دعوت
۱۳	عبد الرحمن ندوی	خوشی کے ساتھ دنیا میں ..
۱۴	مشتی محمد خنزیر عالم ندوی	فقہ و فتاویٰ
۱۵	محمد جاوید اختر ندوی	سوال و جواب
۱۶	خالد فیصل ندوی	صداقت و عزیمت
۱۷	محمد جاوید اختر ندوی	مگر آخرت کی ایک ...
۱۸	مولا ناریاں راحم رشادی	کتاب ہدایت کی ...
۱۹	مولا ناریاں راحم رشادی	عام مسلمانوں کے باہمی حقوق
۲۰	دوہا	خبر و نظر
۲۱	جامع فلاج دارین کی ایک یادگار	عالم اسلام
۲۲	تعارف و تبصرہ	تاثرات
۲۳	رسید کتب	بورڈ کا اکیسوائیں اجلاس
۲۴	رسید کتب	روہاد
۲۵	رسید کتب	جامع فلاج دارین کی ایک یادگار
۲۶	رسید کتب	محمود حسن حنفی ندوی

تکھنے پندرہ و فوجہ تعمیر حیات

جلد نمبر ۲۵
شمارہ نمبر ۱۳

۱۴ اپریل ۲۰۱۵ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا سید محمد خالد ندوی حنفی

(ناظیر عالم ندوی اعلیٰ الحصون)

پروفیسر صاحب احمد صدیقی

(معتمد بال عالم ندوی اعلیٰ الحصون)

زیر نگرانی

مولانا محمد حمزہ حنفی ندوی

(ناظیر عالم ندوی اعلیٰ الحصون)

مدیر مسؤول

مشحق ندوی

نائب مدیر

محمود حسن حنفی ندوی

مجلس مشاورت

• مولانا عبداللہ حنفی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی غازی اپوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعائون ۲۵۰ء فی شمارہ ۱۲

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ہماری کمپنی کے لئے رہ ۳۵۰ اڑار

ڈرافٹ میٹھ تحریکات کے نام سے ہے اسی اور دوسری تحریکات ندوی اعلیٰ الحصون کے پروردگاری پر چیک

سے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول نہیں۔ اس میں ادارہ کا انتساب ہوتا ہے۔ بہاء کرام اس کا خالی رکھیں۔

ترسل زر اور خط و کتابت کا پڑھ

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

ضمون انکار کی رائے سے ادارہ کا منع و ناؤنیوری نہیں ہے

آپ کے قریب اور نبیر کے یہی کامیابی کے کیسے کامیاب کامیاب نہیں ہوتا ہے۔ لیندا ہدایت زرعائون اس سال کی رسم

تی آنڈو ڈری پریمیا فارمی تحریک نہیں، اگر وہاں اپنے ناؤنیوری کے کامیابی کے لئے کامیاب نہیں ہوتے۔ (تحریکات)

پر ٹری پریمیا ایک پرنسپل، نظیر آباد، لکھنؤ سے ملیج کارکے تحریکات

جسکی صافی داشتیات یکور مارگ، بادشاہ پارک لکھنؤ سے شائع ہے۔

لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنٹہ پلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

GEHNA
PALACE

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حدی عبدالروف حاں، حاجی محمد معروف خاں، حاجی محمد فاروق خاں (چاند)

ایک بیمارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

وَرَدْ هُمِيشہ رہتا ہے لب پر، صلی اللہ علیہ و سلم

حضرت امیر میانی

شمس الحق ندوی

اس وقت ہم جس ماحول میں سائس لے رہے ہیں وہ مغرب کی مادہ پرستی اور جاہ طلبی کا ماحول ہے، جس نے انسان کو بے لگام اور نفس کا غلام بنایا کہ اس کو ہر قید و بند سے آزاد کر دیا ہے اور زمانہ کی فضاوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بس ایک ہی صدا گونج رہی ہے جو مزے اڑانے ہیں اڑا لو کر یہ دنیا اجز کر پھر نہ بے گی، اس خیال و تصور نے تمام پیانوں کو بدل دیا ہے، اور دلوں میں یہ بات اتار دی ہے کہ دینی حدود و قیود، مادی ترقی اور عیش کو شی کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہیں اور جب انسان دینی حدود و قیود اور پچھی انسانی اقدار کے بندھنوں سے بالکل آزاد ہو جائے تو اپنی معمولی سی معمولی خواہش کے پورا کرنے اور لفظ اندوزی کی خاطر اس کو کچھ بھی کر گزرنے میں کیا باک ہو گا، اب دنیا سست کر ایک گھروندہ بن کر رہ گئی ہے، ہم اپنے گرد و پیش ہی نہیں بلکہ مشرق سے لے گئے مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک نظر دوڑائیں تو نظر آئے گا کہ قتل و خون ریزی، غارت گری، اوثمار، بے حیائی اور فاشی، بے مرولی اور طوطا چشی، منافقت، بکرو فریب، دھوکا دہی اور بغض و حسد کی ایسی طوفانی ہوا کیں چل رہی ہیں کہ الحفیظ، الامان (خدا ہی اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے)۔

دعویٰ تو یہ کیا جا رہا ہے کہ انسان نے ترقی کی ہے، وہ پہلے سے زیادہ مہذب و متمدن ہوا ہے، زندگی کے ان وسائل اور سہولتوں کو ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جن کا انسانی تصور و خیال میں آنا محال تھا، ہوتا تو یہ چاہئے تھا کہ ان سائنسی ترقیوں کے بعد انسان ان حقائق اور وعدوں پر ایمان لاتا جو خالق کائنات نے اپنے نیک بندوں سے کئے، وجہ کے ذریعہ اپنے رسول کو بتائے، اور رسول خدا نے اس کی تفصیل بیان کی ہے جن لوگوں نے انکار کیا تھا ان کے انکار کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اپنی محدود عقل کے دائرہ میں جس پر اوہاں و خرافات کا غالب تھا، محل سمجھ کر اس پر یقین نہیں لاتے تھے لیکن جدید ترقیوں نے کسی بھی صاحب فہم و ذکا کے لئے ان حقائق کو سمجھنے کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے۔

مگر ان ترقیات کے نتھے میں انسان نے ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ ترقیات کے لفڑ فوائد کے سامنے وہ ان دا بگی فوائد پر غور کرنے کے ہوش میں ہی نہیں ہے، اور اپنے کو مختلف منصوبوں میں کامیاب پا کر خود کو بر سر حق اور مقبول سمجھنے لگا ہے، اور بجائے اس کے کغمیر کی خلیش محسوس کرے، اپنی ہر کامیابی کے ساتھ اور زیادہ عاقل و مطمئن ہوتا جاتا ہے اور اپنے عمل پر احتساب کی ضرورت ہی سرے سے نہیں سمجھتا، قرآن کریم نے اس ترقی کا بھی راز کھول کر بیان کر دیا ہے پھر بھی انسان غور کرنے کے حال میں نہیں۔ فرمایا: "مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلَنَا لَهُ فِيهَا مَأْنَثَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ". (جو کوئی دنیا کی نیت رکھے گا، ہم اس کو دنیا میں سے جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے، فوراً ہمی دے دیں گے)۔

بہت وضاحت کے ساتھ یہ بات کہہ دی گئی کہ ہم طالبِ دنیا کو دنیادیں گے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اتنا دیں جتنا وہ چاہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر چاہے دا لے کو دیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی اپنی چاہت میں کامیاب ہوتا ہے اور کوئی ناکام، اور کوئی تو ایسا ناکام ہوتا ہے کہ اس کے چیزوں کے جان سے بھی ہاتھ دھونیٹتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے جہاں علاوی کی راہیں بند ہو چکی ہوتی ہیں، اور اس کا انجام اس دنیا کے بنانے والے کا غصب اور آگ کی دائی سزا ہو گی۔ جس کو آیت کے دوسرے جز میں اس طرح بیان کیا گیا ہے: ”لَمْ يَجْعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَحَاهَا مَذْمُومًا مَذْحُورًا“۔ (پھر ہم اس کے لئے جہنم رکھیں گے، اس میں وہ بدحال اور راندہ ہو کر داخل ہو گا۔) آیت کے اس دوسرے جز سے یہ بات خوب واضح ہو گئی کہ فوری کامیابی مطلق صورت میں ہرگز خوش کرنے والی نہیں، دیکھنا تو یہ چاہے کہ اس کا آخری انجام کیا ہے اگر صرف دنیا ہی تک اس کا نفع محدود ہے تو خرابی ہی خرابی ہے۔

عاجلہ یعنی دنیا کے فانی کی بڑھی ہوئی ہوں نے اس وقت جو صورت حال پیدا کر دی ہے ہر صاحب عقل و شعور اس کو دیکھ کر حیران و ششدر ہے اور کوئی بات

غلق کے سرور، شافع مہشر، صلی اللہ علیہ وسلم
مُرْسَل داور، خاص چکیر، صلی اللہ علیہ وسلم
نور مجسم، نبیر اعظم، سرور عالم، موسیٰ آدم
نوح کے ہدم، حضرت کے رہبر، صلی اللہ علیہ وسلم

قبلہ عالم، کعبہ اعظم، سب سے مقدم، راز کے محروم
جانِ مجسم، روحِ مصور، صلی اللہ علیہ وسلم
دولتِ دنیا خاک برابر، ہاتھ کے خالی، دل کے تو نگر
اک رکش، تخت نے افسر، صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ، ہادی عیسیٰ، تارک دنیا، مالک عقبی
ہاتھ کا سکیہ، خاک کا بستر، صلی اللہ علیہ وسلم
سر و خراماں، چہرہ گلتاں، جبہ تاباں، مهر درخشاں
سنبل پیچاں، زلف معنبر، صلی اللہ علیہ وسلم

پیشہ باری، خاصہ باری، گرد سواری، باد بھاری
آئینہ داری، فخر سکندر، صلی اللہ علیہ وسلم
مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر ہے اپنا پیشہ
ورود ہیجہ رہتا ہے لب پر، صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆

میں اسلام کے بخاتین کو اسلامی زندگی کی انسانیت فرازی و کریمانہ اخلاق کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اس کے بعد وہ اسلام میں اتنی تعداد میں داخل ہوئے جتنے اس سے پہلے کی پیدا مدت میں بھی نہیں ہوئے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ نیم و مصالحات طریقہ کار عصر حاضر میں دعوت و تبلیغ کے کام کا بہترین نمونہ ہے، جو حقیقی اسلام سے بعد کے

سبب اس جاتی دوڑ کے مشابہ ہے، جس میں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کو دعوت اسلام پیش کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دعوت و تبلیغ

اور

عصری تحریکات

حضرت مولانا سید محمد رائج حسینی ندوی

مسلمان داعیوں کے لیے کامل و مکمل نمونہ اس میں ڈال دیا جاتا، پھر آری اس کے سر پر رکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اس کے دو گلڑے کر دیے جاتے، اور لوہے کی شہرت و جاہ کی طلب میں قومی و ملی مفاہم کو داؤں پر لگادیتے ہیں، اور ایسے لوگوں کی خوب پذیرائی بھی ہوتی ہے اس لئے کہ دین و دشمن طاقتوں کو ایسے مہروں کی ضرورت ہوتی ہے، یہ مہنگا سودا لکنے والے کے لئے ایسے لوگوں کو اس آیت کو بار بار پڑھنا چاہئے جو اپر گذر پچکی ہے۔ شاید اس کی کوئی ضرب آنکھیں کھول دے آئیں کو پھر سے پڑھ لجئے "منْ كَانَ فِي زِيَّدَةِ الْعَاجِلَةِ عَجَلَنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءَ لَمَنْ تُرِيدَنَا جَهَنَّمَ يَضْلِلُهَا مَذْهُورًا"۔

جب پوری انسانیت کا مزاج وہ بن گیا ہو جس کی ہلکی بھلک اور پیش کی گئی اور اس پر تم یہ کہ امت مسلم کے بھی کچھ افراد اسی دھارے میں بنتے گئیں اور وقت اختیار کیا جب مخالفوں نے ختنی کا جواب ختنی سے روک پاتی، "خدائے ذوالجلال کی حرم اللہ تعالیٰ اس مشکلات کا سامنا کیا، لیکن ان حضرات نے اسلامی اصول و اقدار کی مخالفت پر اتر آئیں تو ایسے میں امت مسلم کے علماء رب العالمین اور مخلص داعیوں کا کام بہت مشکل ہو جاتا ہے، اور ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ تبی آخر الزمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء ہی کو اب تا قیامت کاربینوں کی نیابت کرنی ہے تو ان مشکلات و دشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا جن سے انبیاء کرام کو گزرنما پڑا ہے، لہذا علماء کو بھی اسی طبع و تشبیح اور طامت سے سابقہ پڑے گا جس سے انبیاء کرام گزر دے جائے، اس بگزے ہوئے ماحول کے طوفانی بھلکوں میں جب صبر و ثبات کا ثبوت دیا جائے گا تو اس کے نتائج بھی نصرت خداوندی سے سامنے آئیں گے۔

حکومتی دیر کے لئے حضرت مجدد الف ثانی کے دور کو نگاہوں میں لا یعنی، اور ان خطرات و مشکلات کے ساتھ جو حکومت وقت کی طرف سے درپیش تھیں، مال و دولت کے طلب گار طالب دنیا علماء سوہ کی بھی سازشوں پر نظر آئئے تو معلوم ہوا کہ اس دیار میں بھائے اسلام کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی مگر ج

دوسرانہ نہ اسی سے متعلق یہ ہے کہ آپ نے مقام اختیار کرے گا، اور اس پر کسی بھی دعوت کی بیانوں کے حد بیہی میں صلح و مصالحت قائم کرنے کا وہ اہم فریضہ ہے۔ اس لئے گوہا مخالف ہے اور بادصر مرکے جھوٹکے جمل رہے ہیں دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ ساتھ اپنوں نے بھی تعلیمات نبوت کی من مانی شرح و تفصیل شروع کر دی ہے، اور ہماری بعض ممالک کے سربراہان بھی اپنی حکومتوں میں رکاوٹ بھجو کر دین اسلام کے مخالف ہو گئے ہیں۔ علماء اور دینی کارکنوں کو ان کے مقابلہ میں ہستہ نہ باری چاہئے۔ بلکہ "إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرُكُمْ وَيَبْتَلِّتَ أَفْدَامَكُمْ"۔ کے خدائی وعدہ پر اعتماد بھروسہ کر کے اپنے کام کو جاری رکھنا چاہئے پھر وہ وقت بھی آئے گا جب تاریکی کے بادل چھیس گے اور حق و صداقت کی صبح نہ مودار ہو گی۔

اس وقت دنیا ش جوانہ صیر مچا ہو اے، وہ کمزور دیمان دلوں میں یہ دوسرا نہ پیدا کرے کہ نعمود بالله اب بات خدائے بزرگ و برتر کی قدرت و اختیار سے باہر ہو گئی ہے، اور وہ بھروسہ دلاچار ہے، یہ ایک مومن کا عقیدہ نہیں بلکہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی طرف سے استدرج اور دھیل کے طور پر ہو رہا ہے اس لئے ہمت ہارتے کی کوئی بھی نہیں۔ ہاں! حسن مدیر اور حکمت و داشمندی کے ساتھ داعیوں اور دینی کارکنوں کو اپنا سفر جاری رکھنا چاہئے اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ خدمت دین و ملت کے لئے کربستہ رہنا چاہئے اس لئے کہ اس انہیں کی مکافات عمل کا ایک وقت مقرر ہے جو ایک نا ایک دن ضرور بالضرور رکھے رکھنا کے رہے گا۔

☆☆☆☆☆

بنائے نہیں بن رہی ہے، جو کچھ ہوش و حواس رکھتے ہیں اور ان خرایوں سے نہ لٹکنے کی راہ دکھانے کی فکر و کوشش کر رہے ہیں، ان کو یہ کہہ کرنا قابل اقتداء بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ قدریم طرز اور پرانی نگر کے لوگ ہیں ان کوئی روشنی نہیں بھاتی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت قافلہ انسانیت کی کشتی نہ خطرات سے دوچار ہے، بالکل اسی طرح جیسے بھی سے موجود کے تھیزے کے لئے جاری ہے ہوں اور چہروں پر ہوا یا اس اثر ہی ہوں، اس خوفناک منظر کی تصویر کی رہا ہو، اور جیسے پہاڑ جیسی موجودیں اخہر ہی ہوں، ان کے شور و گھٹا گھٹا اہم ہے دل بے جاری ہے ہوں اور چہروں پر ہوا یا اس اثر ہی ہوں، اس خوفناک منظر کی تصویر کی رہا ہو، اور جیسے بڑھ کون کر سکا ہے۔ "کَظُلْمَتِ فِي بَحْرِ لَجْنِي بَغْشَاهَ مَوْجٌ مِنْ فُوقِهِ سَحَابَ ظُلُمَاتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ

قرآن کریم سے بڑھ کون کر سکا ہے۔ "جیسے دریاۓ عین میں انہیں ہے، جس پر بہر چل آتی ہو، اور اس کے اوپر اور لہر (آرہی ہو) اور اس کے اوپر بادل ہو غرض انہیں ہے ای اندھیرے ہوں

ایک پر ایک (چھایا ہو) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھے۔"

چادا کا حکم ہے، اور ان سے جگ کی جائے گی، بھاں
بھجنے اور ان کی جانب آنے والے لوگوں کو مائل
نے رفتہ رفتہ فرزندان وطن کی بڑی تعداد کو حسن
جس کے وہ اسلام لے آئیں، یا اس کے سامنے سر
سلوک اور اسلامی سیرت و کردار کی اثر انگیزی سے
کرنے کی انتہا کو شکر کرتے رہے، اور اسے اپنی
حیثیت و خیرخواہی اور احسان والی مثالی زندگی سے
حلیم کریں، یعنی اسلامی طریقہ ہے۔

اسلام کی جانب مائل کیا، یعنی لوگ ہندوستان میں
فرزندان اسلام کی کثرت کا سب سے بڑا اور اولین
تابت کرتے رہے، یعنی وہ لوگ ہیں جو اسلامی
حکومت کی مفتوح قوم کی انسانی ہمدردی و خیرخواہی
سے جگ آچکی ہے، کیونکہ زمین انسانی جذبے سے
کے رویہ کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں، اور اسلامی
اسلامی شہروں میں تبدیل ہو گئے، جیسے پنجاب،
سندھ، بلوچستان، کشمیر اور پنجاب دیش کے علاقے،
حکومت کی پوری تاریخ میں اسلام سے بیزار ہو رہے
ہے، اس لیے کہ اس میں اب کسی دینی خلا کو پر کرنے
کی استعداد نہیں رہی بلکہ اور حجاج و پریشان کسی نے
وگوں نے اپنے دلوں میں مسلمان حکمرانوں کی
جاتی جانے والی مختلف کے باوجود اسلام
میں ہیں، جن کی تعداد تقریباً تیس کروڑ سے زائد
تیوال کیا، اور ملک کے عوام ان مخلص حضرات کی
سے کمال کر منزل کی صحیح رہنمائی کرے، اور اس کی
نظری سے جائزہ لیں تو ہم ان کی تاریخ کو انہیں
استعداد اسلام کے علاوہ کسی دوسرے ذہب میں
نہیں ہے۔

لیکن آج ہمارے کچھ افراد اسلام کو غیروں کے
سامنے بھالائی اور سنکلی سے ہٹ کر خود غرضی اور نفرت
کو شکر سے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ جلی متابلے یا سیاسی
کے طرز عمل کے طور پر بیش کر رہے ہیں، اور جب تک
یورش یا حکومت کی اسلام میں کوئی قدر و قیمت
تاریخ میں کرتے ہیں، جہاں مسلمانوں نے صدیوں
اور ہیئت نہیں ہے لیکن وہ دلوں کی اصلاح اور خیر کو
تک حکومت کی، لیکن اس ملک کے عوام کو تبدیل نہ
کر سکے، اور نہ انہیں کوئی ایسا فرد ہی ملا جو ایسا کرتا، اس
سندھ پور میں آتے ہیں، اسی وجہ سے اسلامی جہاد کی
طرح وہاں کے باشندوں کی اکثریت اسلام سے دور
کار گذاریوں میں اس کے علاوہ اور کسی بات کی
مغرب کے سامنے ایک ایسے یکمیتہ ایجاد میں جو شہر
جواب اعراض اور روگردانی کے سوا کچھ نہیں پائیں
عام کرنے کے لیے اغلاتی کوششوں کے ذریعہ بطور
گے، ایسے حالات میں یہ لازم ہے کہ ہم اسلام کو
زوال سے چھڑا سکے، کیونکہ مغرب زدہ لوگوں کی
آئے، اور مسلمانوں کو ملک سے نکال دیا۔

بر صیری صورت حال امریک سے بڑی حد تک
بغاۓ کے سخت ہو جائیں گے اور جب اس کا انکار
مختلف ہے، کیونکہ یہاں مسلمانوں کی حکومت کے
آغازی سے داعیوں اور مصلحین نے جو اسلامی لٹکر
کریں تو ان سے اسلام اور مسلمانوں کی ذمہ داری
لہذا اسکی صورت میں غیر مسلم کے سامنے
میں داخل ہو جانے کا مطالبہ کیا جائے گا، اس طرح
کے ساتھ رہے یا اس کے بہت بعد آئے، ہندوستانی
اسلام کاروشن چہرہ طاہر نہ کیا گی تو پھر اسلام ان کے
گمراہ منتوح معاشروں میں سیاسی طور پر سرایت کرنا
مسلمان داعیوں کے لیے ان میں بغیر کسی جروا کرنا
او قلم کے دعوت کا کام کرنے کا موقع مل جائے
کہا، لیکن جب وہ لوگ اس کا بھی انکار کر دیں تو پھر
نمازندگی کر کے اس معاشرہ کو بدلتا، چنانچہ انہوں
اکی چیزوں کا سارا لے گی جس کا پہنچے درود کا درمان

مالدار ہو جاؤ گے، اور اگر تم عزت و مرداری کے
ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے، یہ صورت حال رسول اکرم
خواہاں ہو تو ہم تم کو اپنا سردار بنا لیں گے جی کہ کوئی
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی پیش آئی کہ ایک دن
فیصلہ بھی بغیر تمہارے طے نہیں کریں گے، اور اگر
غیرہ بن رہیجے تھے کہا جو اپنا بادشاہ، اور
کی مغلی میں حاضر تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خاتمة خدا میں تھا تھے، اس نے کہا: اے قریشیو! کیوں
نہیں مصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اس اور ان
سے بات کروں اور ان کے سامنے چند باتیں پیش
کروں، شاید کہ ان میں سے بعض کو قول کر لیں، تو
ہم ان کی خواہش کے مطابق ان کو عطا کر دیں، تاکہ
وہ اور ہم دونوں آرام سے رہیں، یہ واقعہ اس وقت کا
ہے جب کہ حضرت حمزہ جلد ہی حلقہ بگوش اسلام
ہوئے تھے اور کفار قریش نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تبعین کی تعداد میں روز افزون اضافہ
ہو رہا ہے، تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوالولید! کیا تم اپنی بات
کاموں اور انسانی خدمات اور مخلصانہ جدوجہد سے
ایک طویل زمانے تک اخلاق و صفات عالیے سے
کہہ چکے ہو، اس نے کہا جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا تو اب میری ستو اس نے کہا
ایپنے کو متصف رکھا، حتیٰ کہ انہیں عوام الناس میں اپنی
فرمایے، میں سن رہا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب
بیٹھا، اور کہا، سمجھ جائیں جو خاندانی برتری اور عالی
نسبی حاصل ہے اس سے تم اچھی طرح واقف
"حَتَّمَ تَنْزِيلَ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، كَتَابٌ
فُصِّلَتْ آيَاتُهُ فِرَأَيْتَ عَرَبَيَا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ" (حُمَّ
کی، اس کا نتیجہ یہ تکا کہ وہ ممالک مخلصانہ طور پر ان
سجدہ: ۳-۲)

"حُمَّ (یہ کتاب خدائے) حُمَّ وَرِحِمٌ ((کی
کے تابع نہیں ہوئے، بلکہ جب بھی مسلمانوں کی
مادی طاقت کمزور پڑی تو ان کے خلاف ایک نہ ایک
دن صورتحال پلٹ گئی، البتہ یہ ضرور ہوا کہ اسی
حکومت میں صحیح طریقہ کار کے مغلص اور اہل صلاح
و تقویٰ نے اچھے اخلاق کا ثبوت دیا اور انسانی فضائل
کر کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوالولید! جو
چکچکہتا ہے کہو میں ہستکن گوش ہوں، تو اس نے
کے حیرت انگیز تابع سامنے آئے اسی لیے صلح
و مکارم کو دلوں اور جانوں سے قریب کرنے کا کام
کیا، سمجھ جائیں اگر حسین ہوں، تو اس نے
کہا، سمجھ جائیں اپنے لائے ہوئے دین کے
حدیبیہ میں جتنی بڑی تعداد مشرکین کی اسلام لائی وہ
وکردار سے کرتے رہے، اور انہوں نے سب کے
بلے مال کی خواہش ہے تو ہم تمہارے سامنے مال کا
ڈھیر لگادیں گے حتیٰ کہ تم ہم میں سب سے زیادہ
مشرکین نے تجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی

اہل مغرب کو طرز عمل بد لئے کی ضرورت

تحریر: مولانا سید محمد واضح رشید حنفی ندوی

ترجمہ: محمد وصف عالم ندوی

کے سارے وسائل اور سارے حریبے اپنائے تاکہ ان کے وجود کی آبیاری کرنے والے سارے سوتے خشک ہو جائیں اور وہ روی معاشرہ میں ایسا خشم ہو جائے کہ اس کا وجود ہی نہ ہے، لیکن موجودہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ یہ ساری جرجی اور ظالمانہ کوششیں ناکام رہیں اور مسلمانوں کے کوہ استقامت کو لرزہ برانداز نہ کر سکیں۔

افغانستان کو زیر نگیں کرنے کے لیے سوہیت یونین کی آخری کوشش دس روسیوں تک پہنچ جاری رہی لیکن یہ کوشش بھی ناکام رہیں بلکہ یہی کوششیں اس کے تابوت کی آخری کل میٹ کا جائزہ لینے کے بعد اس حقیقت کا اکٹھاف کیا کہ مغربی تہذیب کے ارتقا کی راہیں اب مسدود ہو چکی ہیں اور وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی ہے۔ حیرت ہے کہ یہ بات ایسے وقت انہوں نے کوئی جب کہ سارے عالم پر یورپ کا تسلط قائم تھا اور اس کا علم، تحقیق اور فراست اپنیا کو پہنچ چکی، اپناؤہ اشتراکی نظریہ (جس نے بعد سافت اور اشتراکی نظام کا دور دورہ تھا اور ایشیا و افریقہ جیسے تاریخ کی عظموں کے گن گائے گئے تھے، آزادی ایک لڑی میں پر دیا تھا) کے چیزوں کا اور علمدار دوڑے براعظم ان دونوں نظاموں کے چیزوں کے ان متادوں کی قربانیوں پر خندہ زن تھے۔

علم و فن کے ان گھواروں میں پلنے والے نتیجے میں تھدہ سیاست کا فلک یوس قصر زریں زمیں مغرب سے نسبت رکھنے والی ہر جیز کی تقدیم کن پیشیں گوئی ایک مضمکہ و مذاق بلکہ کسی مجھوں کی اور ان کی ہربات کوئی ربائی اور ہر طرح کی رائے یا معلوم ہوتی تھی، یہ ایسا ہی ہے جیسے دوسری جنگ عظیم طاقتیں ناقابل تغیر ہیں، فرانس نے الجزار سم وہ زندگی گزار رہے تھے۔

لیکن امریکہ کی قیادت میں مغربی طاقت سقوط ناقابل یقین معلوم ہوتا تھا، اسی وجہ سے کوئی مملکت میں شامل کر لینے اور اس کی عربی کے دوسرے دھڑے کو پہنچنے کا موقع ملا، امریکہ کی رہبانیت ہی انتیار کر کے ضروریات زندگی کے لئے سر بکف مجاہدین کی ساری جانشناختیں حکمراں رشتہ منقطع کر دیئے کی بھرپور کوشش کی اور ایسا ہی سامراجی طاقتیں پر فریفت اور مراقبانہ ذہنیت کے لیے باعث تقویت بھی رہتی ہیں، اس طاقت کی حامل افراد کی نگاہوں میں خواب و خیال سے زیادہ کوئی مذاقینے کے بڑے جتنے کے اور اس کی تاریخی، اولین ترجیحات میں یہ بھی ہے کہ وہ ماضی اس کی کچھ اور حقیقت نہ تھی۔ برطانیہ، فرانس، ہالینڈ جیسی عظیم سامراجی طاقتیں کے شانجوں سے اپنے و تریتی، سیاست و ذرائع ابلاغ، اقتصاد و معاش میں سوہیت یونین کے ذریتلہ ممالک پر اپنا

کی ہیں اور ستری چیزیں کھانے کی، آپ کہہ دیجیے، یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے واسطے دنیا کا مکون میر خیل رہا ہے، لیکن وجہ ہے کہ اس کے افراد و قوم فتح اس زمانے سے منہ موز کر زندگی دنیاوی زندگی میں اور خالص انہی کے لئے ہیں قیامت کے دن۔

دنیاوی زندگی کے تعلق سے صحیح رائے یہی ہے کہ مغرب نے خوب ترقی کی، وہ یہ حقیقت ہے کہ مغرب اور اقتصادی نظام اور عسکری قوت وسائل سیاسی اور خارجی میں ہیں ہے کہ اس کو اعتدال کے ساتھ میش اور تمدنی ارتقاء میں اونچ شریا تک پہنچ گیا لیا جائے اور اول کو اس طرح نہ باندھ دیا جائے کہ اس کا کھولنا مشکل ہو۔

آج مغرب اپنے موجودہ صفتی اور سیاسی نظام کو چھوڑ کر نئے نظام کی خواہیں رکھتا، اسی لیے کہ مغربی نوجوان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کے حل کی تلاش میں ہر واہی کی خاک چھان رہا ہے، اور اس کا علم، تحقیق اور فراست اپنیا کو پہنچ چکی ہے، لہذا وہ مزید کسی نئے نظام حیات کا خواہیں مند ہے، اور مغرب کے جوانوں سے یکسر خالی اور آزاد ہے، اور یہی ان کی پیاری کی اصل جڑ نہیں، کیوں کہ اسے اس میں اپنے مسائل کا حل نظر نہیں آتا، آج مغرب کے لوگوں کو قلبی چین و سکون کی تلاش ہے، ایسے میں مغرب کے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ انبیاء علیهم السلام کی جان لینے کے بعد یہی ان کو قتل کرنے سے احتراز کیا کر وہ کفار کے مقابلے میں جانی دشمن ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص اسلام کی مصلحت میں یہ کیا کہ دشمنان اسلام کو کھلے طور پر یہ موقع ہاتھ دے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام ہونے سے بچاتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی زندگی اختیار کیے جائیں، جن کا موقف یہ ہے کہ اعتماد اور جامیعت کا ایک قابل تقلید نہ ہو اور اس سامان راحت اور اسab زندگی پر نہ نوٹ پڑا جائے سلسلے میں علمی تشریع سے زیادہ عملی غمونے مورثہ بابت اور نہ رہبانیت ہی اختیار کر کے ضروریات زندگی ہو سکتے ہیں، اسی کے ساتھ علمی تشریع کی بھی ضرورت ہے، جس سے صرف نظر خیل کیا جاسکتا، تو کیا ہم سے منہ موز لیا جائے، ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ
وَالظَّيْنَ مِنَ الرِّزْقِ، قُلْ هَلِ الَّذِينَ أَمْتَنَّا فِي الْحَجَّةِ
سُنْنَتَ كَعِيْنَ مَطَابِقٍ أَبْيَانِ عَلَى زِندَگِيِّ
النَّبِيِّ خَالِصَةً لَيْلَةَ الْقِيَامَةِ (سورة اعراف: ۳۲)
”أَمْ حَمْدًا؟“ آپ کہہ دیجئے کس نے حرام کرایا
القصد و هو بهدی السبيل۔

فرق کو محسوں کیا کہ جرود قبر کی جگہ دستی سے جہاں کیزدم نظام تے والا ہورہ اتحاد ہیں عقیدہ اسلامی تعلق کی توعیت سیاسی، فکری، دفاعی چاہے جسی ہو اس کو جذبے مزدہ کر دے۔ لہذا ان حکومتوں کو شانہ و بیان قدیمی چیزیں رہانہ و قلندرانہ اوصاف پیدا ہوئے تھے، موجودہ زمانہ میں اسلام کے ساتھ دوپاکرنے کی تمام ترمذیہ یہ کردہ ای، افغانستان و پاکستان کے زیارتہا اور دہلی اشترائی سوویت یونین کے زیارتہا اور دہلی اشترائی نظام کا غلبہ رہا پھر عراق میں بھی نظام پچاس برسوں تک قائم رہا، جہاں تک ان حکومتوں کا تعلق ہے جن کی بدلتے ہوئے حالات پر نگاہ تھی انہوں نے اپنی وقارداریاں خنی طاقت سے واپسی کر لیں جس کی وجہ سے ان بڑی طاقتیں کی عکریت پہنچانے کی جا رہیتے ہیں۔

ایسا مقصود کو بروئے کار لانے کے لیے دوسری دنیا کے قائدین کے دعویٰ کے مطابق جدید عالمی نظام کی تکمیل کے عنوان سے عالمی ذخراز و معدنیات پر تسلط قائم کرنے کی خاطر امریکہ کے زیر قیادت یورپ نے اپنی جنگ کارخانی کیزدم سے پھیر کر اسلام اور دہلی ایسا مقصود کے ساتھ دنیا کے قائدین کے دعویٰ کے مطابق جدید عالمی نظام کی تکمیل کے ساتھ سیاسی طرف کر دیا، لہذا فکری تبدیلی کے ساتھ سیاسی طلاقتوں کے مطالعہ سے حد سے بوجی ہوئی تھی اس کے تبدیلی بھی عمل میں آئی لیکن کیزدم اور دہلی کے تبدیلی کی صفتی کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ سارے عالم خصوصاً یورپ میں اسلامی رکھتی ہے کیونکہ اسلام اور مسلمان ساری دنیا میں بیداری کی لہر پیدا ہو گئی ہے اسی طرح معاذین ہوتی رہی ہے اور بیکی تبدیلی کی شناخت ہے اسلام کا اسلامیات کے مطالعہ سے حد سے بوجی لیکن حیرت ہے کہ یورپ اسلام اور مسلمانوں کے ترقی کیزدم اور نظام اسلامی میں بڑا فرق ہے کیونکہ ایسا مقصود کے ساتھ سیاسی طلاقتوں کے مطالعہ سے حد سے بوجی درجہ نہ کرنا اور سارے یورپ میں اسلامی آثار و نقوش، مساجد کی حد تک جمود و اندھی تقلید کے موقف پر کار بند و وزان کے درمیان کی طرح کا جو نہیں ہے۔

مغرب کے بعض قائدین نے اس نمایاں اور ساتریاں کا التزام، خوبصورت داڑھیوں کا خیالات کا اظہار کیا تھا آج یورپ کے قائدین

اسلام کے خلاف طوط کی طرح اسی کی رہ کوششوں، افہام و تفہیم، ڈائیاگ اور ملاقاتوں کا سلسلہ قائم کر کے اس صورت حال اور مغرب کے نگائے جا رہے ہیں پوری انسانیت پر مذہب اسلام و تربیت پانے والے فکاروں کے تحریری اثرات سے پاک ہو، یہ مختکش اور صاحب ثروت اس غیر منصفانہ رویہ میں تبدیلی پیدا کرنا چاہے ہیں لوگوں کے بال مقابل محروم القسم لوگوں کا موقف لیکن مغرب کے وہ سیاسی قائدین جو اجنبیاً بنیا اور زندگی کے ہر میدان میں انھیں بے دست بخیر سچے سمجھے یا لیخار کر رہے ہیں۔

اسلامی مقدسات کو زک پہنچانے کی کوشش خلاف روئی کے طور پر وجود میں آئی، سرمایہ سازشوں کے ذریعہ ان کوششوں پر پانی پھیڑ دیتے ہیں جسیکی خصوصاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات داروں نے مختکش طبقہ کا استھان کرنے میں ہیں جو مسلمانوں میں روئی پیدا کر دیتے ہیں بھی اور خصوصاً کوئی کسر نہیں چھوڑی اور جب سوادِ عظم کو اپنے صورت حال ٹکساؤں کی بھی ہے کہ ان کے موقف اقدس اور قرآن کریم کے تقدیس کے سلسلہ میں استھان کا احساس ہوا تو اشتراکیت کی یہ عمارت میں بھی بڑا جمود و انکار پایا جاتا ہے، آج کل کے مخدوم ہو گئی وہ سمجھ گئے کہ وہ اشتراکیت کی ظاہری بعض فکاروں کا بھی بیکی حال ہے وہ ماہی کے چمک دمک سے دھوکہ کھا گئے اور پوری دنیا سوزخانوں کی طرح سوزخانی کرتے رہتے ہیں جنہیں عقل و شعور سے کچھ واسطہ نہیں، سیکی وجہ ہے میں اسلامی طاقت کے بال مقابل ان مشتریوں نے کی دنیا میں کوئی تبدیلی رونما ہونے والی نہیں ہے، بلکہ اس کے برخلاف مسلمانوں کے اندر روئی پیدا کریں معلوم ہوتی ہیں، جن سے واقعیت و تحقیقت بھی عنقریب ڈھیر ہو جائے گی جب حقائق لوگوں انسانی حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے کے سامنے آئیں گے کیونکہ مکروہ فریب اور کذب و سارے عالم کی فھانا مکدر ہوتی رہتی ہے اور اس بہتان کو بھی ثبات و دوام نہیں ہوتا۔

مغرب اپنے عہدا استھان میں اس روشن کا ہو سکتی جب تک فریقین کے موقف میں تبدیلی شہو مغرب اپنے اسلام کے خلاف نفرت پیدا کر کرنے کا سبب ہیں جس کا نتیجہ گلزار اور مختلف قوموں کے درمیان تعلقات کی کشیدگی اور امن دامان کی صورت حال مندوش ہونے کا باعث ہے،

دوسری جانب یہ اسلام کے خلاف نفرت پیدا کر نے کی یہ یورش اور اسلامی مقدسات کے ساتھ خوب تجربہ کر چکا ہے اور آج اسلام مخالف جنگ اور عقل و مصلحت و حکمت کا غالبہ ہے۔

جس میں وہ اسلام کو امن عالم کے لیے ایک عظیم باہمی تعاون، افہام و تفہیم، افکار و نظریات کا زیادتی مخالفین اسلام کے لیے تاریخ اسلامی کے خطرہ باور کرنے کی کوشش کر رہا ہے، میں ایک مطالعہ کا سبب بن رہی ہے جس کا سلسلہ قبول اسلام تک دراز ہو جاتا ہے، بھی وجہ ہے کہ موجودہ

بار پھر اس کا تجربہ کر رہا ہے اور ان تمام وسائل کو بروئے کار لانے کی سب کوششیں کر رہا ہے جن جذبات ہی کی تبدیلی کے بیانی دعائی عناصر ہیں لیکن اگر کسی تبدیلی سے یہ بیانی دعائی عناصر ہی مخفود کر کتی ہے کیونکہ اسلام اور مسلمان ساری دنیا میں بیداری کی لہر پیدا ہو گئی ہے اسی طرح معاذین ہوئے ہیں چاہے وہ اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں۔

سamerajit کے تھنخ میں یہ وسائل ناکام و نامراد ہو جائے تو پھر اسی تبدیلی کے لیے صفحہ سی پر باقی مقاضی میں کیوں نہیں چاہے اسی تھنخ میں بھی موجودہ رہنا ممکن نہیں چاہے اسکی تھنخیت و تائید اور اس حکام کی طرف متوجہ کرنے کی کوششیں تیز کی جائیں، یہ مطالعہ غیر جانبدارانہ، قرون مظلہ میں عیسائی مشریوں جنہیں اسلام کی حقانیت کے سامنے ناکام ثابت ہوں گے۔

متعدد اسلامی تھنخیں اور سلم قائدین پر اس مشریوں جنہیں اسلام کی حقانیت کے سامنے

کہ وہ دونوں کس طرح تماز پڑھتے ہیں، کیسے قرآن بیٹھنے کی وجہ سے کسی نام سے جانی پچھلی جاتی ہے۔ مریم کے اس خط کا
کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور عجیب اسلام کا نام پہلو کو ضرور نظر انداز کر دیتے ہیں۔
آئے پر کس طرح محبت و عقیدت سے "صلی اللہ علیہ فرانسیسی کی ایک نو مسلم خاتون نے جن کا کہ اس واقعہ نے عصایت کے بارے میں میرے
نام اب مریم نے اپنے افریقی نژاد بھائی کو جو ایک پرانے لکھوں و بہمات کو جو کر دبے ہوئے تھے
وسلم" کہتے ہیں۔

فرانسیسی کی ایک نو مسلم خاتون "ائیشا" نے افریقی ملک "کانگو" میں نہ صرف یہ کہ کرن پار یعنی پھرے ابھار دیا، اور یہ کیفیت اتنی بڑی کہ میں نے جو "پیس" شہر میں ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازمت میں بلکہ وہاں صدر کے مشیر بھی ہیں، اسلام کی طرف بجور ہو کر نئے سرے سے انجل کا مطالعہ کیا، اور فرانسیسی ازبان میں قرآن کریم کے ترجمہ سے اس کا کریم نے میں بنیادی کروارا دا کیا ہے۔

مریم کے والد نے جن کا سابق نام "کریل" موازنہ کیا، الحمد للہ ابھی میں اس ترجمہ کو تکمیل بھی نہیں دیتے ہوئے کہا کہ جب سے فرانس میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھنا شروع ہوئی، اس وقت کو جو عالم اسلام کے حالات دیکھ کر آپ کے دلوں پر چھائی ہوئی ہے دور کرنے کی کوشش کیجھے:
کرپاٹا تھا کہ میرا دل بول افخاء کی بیکی دین برحق ہے، ملک اے ایک ایسا بھائی کہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی چھائی ہوئی ہے دور کرنے کی کوشش کیجھے:
بعد اپنا نام "عبد القادر زلم" رکھا ہے، اپنے اسلام چنانچہ میں اسی وقت "کانگو" میں قائم رابطہ عالم اسلامی کے وفتر گیا اور کلہ پڑھ کر اپنے رب کا شکرا دا کیا۔

ایلی جہاں کے باشندے اپنی رعایت و تنگی، کیش لاشاعت اخبار "The Times" نے بعض ناٹک ترین موقعوں پر اعلان اب اور مریم کے کہنے پر کیا، لیکن اسلام کی شناکی و درندگی، خالمانہ وحشیانہ طبیعت کی وجہ سے کو ملازمت نہیں دیتے، اگر کسی کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اسلام لاچکا ہے تو اس میں طالب علم تھا، اورخت قسم کا یکتھوک عیسائی تھا، اور اس کی دعوت و تبلیغ کوئی نہ اپنی زندگی کا مٹھ ملازمت دیتے بھی ہیں تو اس کی الہیت اور صلاحیت کے لحاظ سے بہت معمولی درجہ کی دیتے ہیں، اسکی بیان کرنا کاٹھا تھا۔

آگے وہ کہتے ہیں کہ جب "کانگو" میں صورت حال میں فرانس میں اسلام کا پھیلانا اور مقبول ہونا کسی مجرمہ سے کم نہیں۔

"ائیشا" نے اپنے بارے میں کہا کہ اگر وہ کیونٹوں کے ہاتھوں میں آیا تو اس وقت سے مذہب کے خلاف مجاز آرائی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسلام لانے کا اعلان کردیں اور شرعی لباس پہننے لگے تو ایک دن بھی اپنی ملازمت پر برقرار نہیں رہ سکتیں، انہوں نے کہا کہ ان کی فیکٹری کے مالک نے اپنے مذہب کے خلاف کیونٹوں کی طرف سے کیے گئے حال میں وہاں اسلام قبول کرنے والوں میں نام اقدامات نے میرے اندر مزید مذہبی جوش و ولود پیدا کر دیا، کچھ عرصہ کے بعد کیونٹوں کا زوال ہوا، اور ان کی جگہ بجوریت نواز پارٹی نے حکومت کی رکھتے ہیں اور عالمی مقابلوں میں ایلی کی قومی ٹم کے ملازم میں کوپلے ہی یہ دھمکی دے دی ہے کہ اسلام پوری صلاحیت رکھنے کی وجہ سے برطانیہ اور ایشیا کا احصار بھی دلاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کو پرده بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات، عورتوں کے حقوق کی طبقہ پر حضرت محمد ﷺ کی دعوت کے کم ہی نظر آئے گی، مردوں کا عورتوں کو اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ پھرہ طکار کیسی اس باعث کا ثبوت ہے، جس میں اس کا لمحہ کے دو طالب علموں ہائیکوئنزون (۲۲ سال) اور نیکولاس پرنس

"ائیشا" نے اسلام کی تعریف کرتے ہوئے سے جو فرانس میں میتھی ایک خط آیا جس میں اس کی عی زبانی نہیں، ان کے ایمان لانے کا واقعہ خود ان کا کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس میں دل نے یہ اطلاع دی کہ اس نے فرانس میں اسلام قبول کر لیا ہے، اور ایک نو مسلم نوجوان سے شادی کر کے دو ماخ دنوں کی پوری رعایت ہے، ورنہ اسلام کے اپنا گھر بھی آباد کر لیا ہے، اور اب وہ وہاں مریم کے علاوہ جتنے مذاہب یا نظریات دنیا میں پائے جاتے

کے باوجود برطانوی عورتوں کا اسلام کی طرف میلان اپنے اس اصرار کی وجہ بتا سکتے ہیں؟ اگر مسلمان مرد عورت کو پرده کی تلقین کرتا ہے تو اس کی بندی صرف اسی بندی پر ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں خواتین سے مختلف جو اصول و خواص بیان کئے گئے مذہبی ہے اور عورت کی حفاظت کے پیش نظر ہے، لیکن پرده کی مخالفت کی کوئی معقول وجہ نہیں بتا سکتے! اور بدایات سے بالکل مختلف ہیں، قرآن کریم نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ مردوں سے کسی بھی اسلام قبول کرنے کے جو واقعات یورپ میں صورت میں کم نہیں۔

آگے چل کر یہ اخبار لکھتا ہے کہ اسلام میں مسلموں کی زبانی سننے اور اس طرح اس مایوسی کو جو عالم اسلام کے حالات دیکھ کر آپ کے دلوں پر چھائی ہوئی ہے دور کرنے کی کوشش کیجھے:
حضرت عائشہ صدیقہ آپ کے اہم مشیروں میں برطانیہ سے شائع ہونے والا ایک کیش لاشاعت اخبار "The Times" نے بعض ناٹک ترین موقعوں پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اب اسلام برطانوی انبی کی رائے پر عمل کر کے یہ ثابت کیا کہ اسلام میں عورت کا مرتبہ کسی بھی طرح مرد سے کم نہیں ہے۔

خواتین کا پسندیدہ مذہب بننا جارہا ہے، اور وہ اس کی خواتین کے اعتبارے رعایت رکھی ہے اس کی مثل اخبار کا کہنا ہے کہ اسلام میں خواتین کے حقوق کی میں بھی مذہب میں نہیں ملتی، اسلام نے مقام و مسافر میں، بیمار اور صحت مند میں، امیر و غریب میں فرق کر میں ان کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے وہ کسی بھی کے اپنے بیوی و کاروں کو اپنی رعایت دی ہے جو کسی بھی مذہب نے نہیں دی، حالات کے مطابق احکامات میں یہ تبدیلی صرف اور صرف اسلام ہی کا امتیاز ہے۔

5 اسلام نے قاب کے ذریعہ عورت کی حفاظت کا بھرپور انتظام کیا ہے، پر وہ نہ صرف یہ کہ جاسکتی کہ ان میں سے بعض کی شادیاں افریقیہ اور ایشیا میں عورت کو حفظ کرتا ہے بلکہ پرده عورت کو حفظ ہونے کا احصار بھی دلاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کو پرده برطانیہ میں اسلام قبول کرنے کے پڑھتے ہوئے بکھشتی مذہب کے پسند کرنے کی وجہ نہیں قرار دی گی، گوارا حوالہ قائم کرنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

برطانیہ ہی سے شائع ہونے والے دوسرے اخبار "Sunday Telegraph" نے بھی "آئے ہوئے بعض مسلم خاندانوں کے افراد سے اخبار" کے مطابق احکامات کا احصار بھی دلاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کو پرده بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات، عورتوں کے حقوق کی طبقہ پر حضرت محمد ﷺ کی دعوت کے کم ہی نظر آئے گی، مردوں کا عورتوں کو اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ پھرہ طکار کیسی اس باعث کا ثبوت ہے، جس میں اس کا لمحہ کے دو طالب علموں ہائیکوئنزون (۲۲ سال) اور نیکولاس پرنس

ہم نے یہ جانتے اور نافرمانی کرنے کے باوجود اپنے آپ کو بہتر کیجیا ہے جبکہ اصل چیز تو یہ کام میں جیسا کفر میا۔ "اللَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِتُنَاهِيُّكُمْ أَنْجُمْ أَحْسَنُ عَمَلٍ۔"

(ہاں وہ اللہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے تیک اعمال اور اچھے کام کر کے کون آتا ہے) یہود نے کہا:

"فَالَّذِينَ تَمَسَّطُوا النَّارُ الْأَكْبَارُ مَعْذُولُوْا"

اور رسول کے حکم کے خلاف باتیں ہوتی ہیں لہذا ہم مسلمانوں کو ہر خوشی میں اس آنے والی گھڑی کو بھی یاد رکھنا چاہئے جہاں زندگی کے گاؤں کی طرح اڑنے لگیں گے۔ آسان پخت پڑیں گے دنیا کو جسم نہیں کر دیا جائیگا، وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، زمین و پہاڑ مالک کے حکم کے مطابق اور اس محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی راہ کے مطابق گذرے۔

افڑا پر اذیاں کیا کرتے تھے، اور بھی کہتے:-
"تَحْنُنُ أَنْبَاءَ اللَّهِ وَأَجْبَاؤهُ" (هم تو اللہ کے بیٹے ہیں اور اسکے محبوب ہیں)۔

کتنے خطرے اور فکر کی بات ہے کہ آج ہم دنیا کے فریب میں پڑ کر وہی حرکت کر رہے ہیں جو اللہ کی تاریخی مولی یعنی والی قومیں کرچکی ہیں، جبکہ اللہ نے پارہ ۱۳ سورہ رعد کی آیت ۲۰ میں ال جنت کے

او صاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "وَالَّذِينَ يَصْلُونَ مَا أَمْرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيَخْشُونَ رِبَّهُمْ وَيَخَافُونَ شُوَّةَ الْجَنَابَ" (اور وہ لوگ جوڑے رکھتے ہیں اس تعلق کو جو اللہ نے مل کر رکھنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں، قیامت کی ہوئی کی تھیں کہ اس کی عاصی مانگیں گے اور موت نہیں آئی۔ مجرموں پر

آج ہم میں سے کتنے لوگ اس کا خوف رکھتے ہیں ہم بھی ممکرین خدا اور آخرت کی طرح فنا ہو جانے والی دنیا کے پیچے مرے جا رہے ہیں جس زندگی کو موت ختم کر دے گی اس زندگی میں ہم

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں

عبد الوہاب پارکیہ (نا گور)

خوشی کا موقع عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ خدا فدیہ میں دے کر چھوٹا چاہے گا تب بھی چھکارانہ اور رسول کے حکم کے خلاف باتیں ہوتی ہیں لہذا ہم طے گا، قیامت کے دن کی ہوئی کی اور حقیقتی شدید ہو گی کہ پہاڑ روئی کے گاؤں کی طرح اڑنے لگیں یاد رکھنا چاہئے جہاں زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہے تاکہ ہماری خوشی کے وقت کی زندگی کیپکار ہے ہوں گے اور پہاڑ بھر بھرے ریت کے علیہ سلم کی بتائی ہوئی راہ کے مطابق گذرے۔

سورہ دھرم کی یہ آیت "إِنَّا نَحَافُ مِنْ رِبِّنَا هُنْ مُغْنِصُكُمْ ہوں گے۔ جنات تھرا تھرا ہے ہوں گے۔

کھڑے ہوں گے۔ جنات تھرا تھرا ہے ہوں گے۔

کوئی اللہ کی پڑا سے بچانے والا نہ ہوگا، ایسا

اس کا ذرگا ہے جو چہروں کو کریبہ المنظر اور لوں کوخت مضطرب کر دینے والا ہے) ہم مسلمان ملاوت

کرتے ہیں زبان سے تو ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہم کریں گے اور بہت سے ایسے ہوں گے جو موت کی

دعا نہیں مانگیں گے اور موت نہیں آئی۔ مجرموں پر

ڈرتے ہیں، موت کی تکلیف سے ڈرتے ہیں لیکن اداسی پھیلادینے والا دن ہو گا یہ بہت فکر و افسوس کی

جی یہ ہے کہ ہم دنیا کے دھندوں اور خوشیوں میں اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے کلام میں بار بار اس فتا ہو جانے والی دنیا کا تذکرہ، موت اور سکرات

کی تکلیف کا تذکرہ، عالم برزخ کے حالات، علمین اور بحثیں کے تعلق سے پھر ہشر پا ہو جانے کے تعلق

سے، اعمال نامدیے جانے کے تعلق سے تفصیل ہم خیرات میں ہیں اور ہمارا تذکرہ قرآن مجید نے اس طرح کیا ہے:-

جس کو قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے:-

"لَقَدْ أَصْلَىَ عَنِ الدِّرْكِ بَعْدَ إِذْ جَاهَتِ الْأَنْبَاءُ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ حَذُولًا" حالاً کہ ہم

پڑھتے ہیں قبر سے ہر مردہ کھڑا کیا جائیگا اور فرشتے

کفر کرنے کے لئے موجود ہوں گے، اللہ کے

حضور پیشی ہو گی ہمارے جسمانی اعتبا خود ہمارے خلاف کو اپنی دیں گے اس وقت دنیا جہاں کی دولت

پیشہ مسلمان نرسوں کے ساتھ گزرتا تھا، اور میں ان ہوئی، اور دیکھتے دیکھتے دل کی بے کلی اور بے اطمینانی کو اپنے دین پر پوری طرح کار بند، معاملات میں نظر آتی تھی، ایسا لگتا تھا کہ جس راست پر میں اپنی زندگی کا سفر طے کر رہا ہوں، وہ راست بند ہے اور اس کوئی مجاہش نہیں کی اس قرآن کریم پر ایمان نہ اگر زیست ترجیح اور دوسری بعض اسلامی کتابوں کے لاوں جو میرے لیے راہ نجات ثابت ہوا، چنانچہ میں مطالعہ پر آمادہ کیا، اسلام کی عملی شکل دیکھی ہی چکی تھی، نے اسی وقت کلہ پڑھا، اور اپنے اسلام لانے کا اعلان کر دیا۔

فلپائن کی رہنے والی اور سعودی عرب کے ایک بعد میرا یہ یقین بڑھ گیا کہ انسانیت کی فلاج و بہبود کے شاید کوئی غصب، کوئی نظریہ اور کوئی فلسفہ میری اور عورتوں کی عزت و ابرو کی حفاظت اور انسان کی حقیقی خوشی کی مہانت اسلام کے ابدی اور روحانی کھول کر میرے لیے آگے جانے کی راہ ہموار کر سکے، چنانچہ میں نے پورے دس سال میسائیت، بھول سکتی جب میرے قدم جدہ کی شریعی عدالت کی بھول سکتی جب میرے دل میں نور ہدایت جلوہ گر ہونے سے کام کرنے والی کریمی سہوٹی ناہی عورت کے مطالعہ کیا۔ خاص طور پر انجیل، توریت، کوئم بدھ کی تعلیمات اور قرآن کریم کی ہدایات کو سمجھنے کی کوشش کرنے کے لیے آئی تھی، اس وقت کریمی میرا نام

کی، آخر کار ۳۴ میں کوئی نہیں کریم کے مطالعہ کے دوڑاں یا کیک میں سے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس دوڑاں کے لیے آگہ ہب تھا، میرا زیادہ وقت اپنی ہم

مولانا محبوب الرحمن از ہری کا سانحہ ارتھاں

جید عالم دین دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ مولانا محبوب الرحمن از ہری کا تقریب ۱۹۶۱ء میں اپریل ۱۹۶۱ء کو ۱۱:۳۰ء بجے شب، کے ہائل لکھنؤ میں انتقال ہو گیا، انا اللہ و انا الیہ راجعون۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء بروز مغلک جنازہ کی تماز احاطہ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بعد نماز عصر صدر آں انغڑا مسلم پرسن لایورڈ ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد راجح حسین دہلوی مدظلہ نے پڑھائی، اور تدقین ڈالی گنج کے قبرستان میں ہوئی۔

مولانا مرجم ۱۹۶۱ء میں پیدا ہوئے، والد مرجم مولانا مفضل الرحمن کیر اوی ندوی دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اویں فارغین میں تھے، ابتدائی تعلیم درسہ فرقانیہ لکھنؤ میں ہوئی، انہوں نے ۹۰۰ میں حظ مغلکی، اور برسوں قرآن پاک سنتے رہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل تعلیم کے بعد درسہ صولتیہ مکمل تعلیم حاصل کرنے کے وہاں سے قاہرہ جا کر دنیا کے اسلام کی عظمی یا خودی "جامع از ہری" سے ذرگی حاصل کی جہاں سے ندوہ آکر درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ وہ عربی زبان و ادب کے ایک ماہرا تھا، بعد میں درسہ عالیہ کلکتہ میں عربی زبان کے پروفیسر مقرر ہو گئے اور ۱۹۷۱ء سے سیک دوش ہو کر ندوہ آگئے اور ۱۹۷۷ء سے یمنی مدرسی خدمات انجام دے رہے تھے، ان کی کتاب "السحاوہ العربیہ" درود اہمیت میں تھی، مولانا مفضل الرحمن کے علاوہ ندوہ میں کئی مدرسے کے نصاب میں داخل ہے، رقدانیت پرانی کتاب "سفر قادیانی" بر صیریہ ندوہ پاک میں پسندید ہے، اس سلسلہ میں ان کی سعودی عرب کے شاہ فضل مرجم سے بھی خط و کتابت رہی ہے، وہ عالمی مسابقات قرآن کریم (مکمل کردی) کے چار بار حکمرہ چکے ہیں۔ مولانا کے مولانا از ہری کے انتقال پر ڈمداد ایمان، اساتذہ اور کارکنان دارالعلوم نے اپنے گھرے صدے کا اٹھا رکیا، اس روز دارالعلوم میں تعلیمی تعطیل کردی گئی، مولانا مرجم کی ایک بھی ہمیشہ میں شانخ ہوں گے۔

تیری جات ۱۹۶۱ء اپریل ۱۹۶۱ء

شرکت کرنے آتے ہیں تو شرعاً میں رقم رکھ کر میزبان کو دیتے ہیں کیا شرع میں اس کی اجازت ہے؟ کیا اس میں کوئی قاحت تقویں ہے؟

جواب: اگر لوگ اس کو شرعی عمل سمجھے بغیر اور کسی

سامنی اور اخلاقی دباؤ کے بغیر بطور خود رقم میزبان کو ہدیہ کریں تو شرعاً اس کی مجبوبیت ہے لیکن یہ لینا دینا

سامنی دباؤ کی وجہ سے ضروری سمجھا جائے تو اس خاص موقع سے دینا اور لیما درست نہ ہو گا، انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے نکاح کے موقع سے

اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ دعوت ولیمہ کے موقع

سے اس طرح رقم پیش کی گئی ہو، لہذا اس سے اجتناب بہتر ہے۔

سوال: نکاح کے موقع سے لڑکی والوں کی طرف

سے بھی دعوت دی جاتی ہے کیا یہ دعوت صحت ہے؟

اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور طریقہ کا خیال بھی ضروری

ہے اور اگر وہ جسمی ہے تو اسے جہنم دکھائی جاتی ہے مج

بڑھا پا گتم کر دے گا اس جوانی کی آڑ میں ہم مغرور

شروع ہوتی ہے تو موت تک عبادت ہی عبادت رہتی

ہے تک کوئی سمجھا اور علماء سے پوچھئے بھی تو۔

☆☆☆☆☆

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: شادی میں لین دین اور مطالبہ کی شرعی میں مکرات ہوں اس میں شرکت درست نہیں بلکہ دہان سے نکل جانا ضروری ہے۔ (ردا الحارہ/۵۰۱)

جواب: اسلامی شریعت میں کسی کامال اس کی کیا باجے والی شادی میں شرکت ہونا درست ہے؟

مرضی اور خوشدی کے بغیر لینا یا مال کا ناقص مطالبہ کرنا کیا باجے والی شادی میں شرکت ہونا درست ہے؟

درست نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "لَا تَأْكُلُوا

أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ". (بقرہ: ۱۸۸) (اپنے شرکت ہونا درست نہیں ہے، اگر وہاں پہنچ گئی

مال باطل طریقہ پر نہ کھاؤ) کسی کو مجبور کر کے مال تو وہاں سے نکل جانا ضروری ہے، علامہ ابن عابدین

حاصل کر کے کھانا بھی باطل طریقہ پر کھانا ہے، شامی نے صراحت کی ہے کہ اگر دست خوان پر بھی ہو

شادی کے موقع سے سامان وغیرہ کا مطالبہ بھی اسی تب بھی اٹھ جائے اور نکل جائے۔ (ردا الحارہ/۵۰۱)

سوال: کیا نکاح کے بعد دوسرا بیانیے عیش میں شامل ہے، فقهاء نے اس باطل مال کے زمرہ میں شامل ہے،

جواب: نکاح میں جو دعوت ولیمہ ہے وہ دراصل طریقہ سے مال لینے کو رشتہ قرار دیا ہے لہذا شادی دن ولیمہ کرنا ضروری ہے، ایک صاحب کا نکاح ہو

میں آج کل جو مروج لین دین ہے وہ شرعاً جائز اور اسی دن سعودی عرب چلے گئے، اب دو سال کے بعد دعویٰ کر آئے ہیں اور ولیمہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا نہیں ہے۔ (ردا الحارہ/۶۰۷)

سوال: جو لوگ مطالبہ کر کے لڑکی والوں سے سال دو سال کے بعد بھی ولیمہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ولیمہ کا مستون طریقہ یہ ہے کہ جس دن سامان جیز، کاڑی اور رقم وغیرہ لیتے ہیں ان کے یہاں ولیمہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مطالبہ کر کے جو رقم لی جاتی ہے یا کاڑی دعوت کر دی جائے، حضرت انسؑ کی روایت ہے کہ ازوں مطہرات کے پاس بھجا گیا تاکہ جو خواتین

اور سامان جیز وغیرہ مطالبہ یا خواہش کا اٹھا کر کے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینبؓ آئیں وہ دہان کھائیں۔ (مسنون عبد الرزاق

بت جمع سے نکاح ہوا تو دوسرے دن آپ ﷺ اور غصب کرنے والا ہے اس لیے ان کے ولیمہ نے مدعو کیا اور کھانا کھایا۔ (صحیح بخاری، حدیث: ۳۸۶-۸۹/۵) مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ میں شرکت کرنا مکروہ تحریکی ہے اور اس سے گریز ۵۱۲۶) اس لیے شادی کے دوسرے تیرے دن ضروری ہے، علامہ ابن عابدین شامیؑ نے "فلا تک مستون طریقہ شارہ ہو گا اس کے بعد یا بھی دعوت دعوت کریں تو اس کی مجبوبیت ہے لیکن اس کا رواج مناسب اور پسندیدہ نہیں ہے۔

نفعہ بعد الذکری مع القوم الظالمین" آیت کے بعد کی دعوت رواتوں سے ثابت نہیں ہے۔

سوال: شادی کے موقع سے جب لوگ ولیمہ میں سے استدلال کرتے ہوئے کھا ہے کہ جس ولیمہ

ہے اور اگر وہ جسمی ہے تو اسے جہنم دکھائی جاتی ہے مج و شام اسکا سعی متفق کا نہ کانہ پیش کیا جاتا ہے اور کہا شروع ہوتی ہے تو موت تک عبادت ہی عبادت رہتی ہے تیرا نکانہ ہو کا قیامت کے دن اٹھانے کا منظر اس ہم اتراتے ہیں، جس متدرستی کے پیچے بیماریاں ڈاکٹر طرح بیان فرمایا گیا ہے۔ "خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَحَدَاتِ كَأَنَّهُمْ حَرَادٌ مُتَشَبِّهُ" "آپکیس پیچی کے ہوئے قبروں سے نکل جس جموئی محنت کے پیچے بھی نفرتیں ہوں، جس

گھروں کو ایک دن اجڑتا ہے مٹی کا ذہب ہو جانا پڑیں گے کیا بھری ہوئی مٹیاں ہیں۔" -

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو ایک مرتبہ جہنم کا خیال آیا اور وہ بے تحاش روئے لگیں آپؐ نے پوچھا کیا دشاد کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔

ماں کی رحمت اور اس کی جنت میں تو داخل بات ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف

اسکو ملے گا جس میں یہ قرآنی خوبیاں پائی جاتی ہوں نے مجھے را دیا پھر پوچھتی ہیں کہ کیا آپؐ قیامت کے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يَوْ لَوْ ہیں جن کو ایک دن اپنے گھروں والوں کو یاد رکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا

عائشہؓ نین وقت ایسے ہیں جہاں میں بھی نہیں اور دوسرا تجارت اور سودا گری اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی وہ نہایت کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

کوئی بھی کسی کو یاد نہیں رکھے گا ایک اعمال وزن کے اور ایسے دن کے عذاب کا خوف رکھتے ہیں جس دن

سیدھے ہاتھ میں ملتا ہے کہ پیچے کے پیچے سے الٹے یہ صفت اور خوبی ایکی ہو گی جو اللہ کے حساب

ہاتھ میں ملتا ہے، تیرا جہنم کے اوپر سے گزرنے کے وقت کوئی کسی کے پیچے بھی کام نہ آئے گا، ہم ماشاء اللہ

جن کو خوف ہوتا ہے میں لوگ جنت کے امیدوار پورا قرآن مجید پڑھتے ہیں لیکن غور نہیں کرتے، غفلت کا برادر شکار ہے ہیں، ہم لوگ اپنے آپ کو قرآن کی

ہو سکتے ہیں ورنہ جن میں ال جہنم کی صفت موجود ہو ان آنکھیں دیکھتے ہیں اسی لئے نہ ہم کو اللہ کا

انکھیں دیکھتے ہیں کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

وہ اللہ کے نیک بندے اس قیامت کے پہلے خوف ہے نہ موت کی سختی کا نہ حشر کے میدان کا اور نہیں اپنی خود کی موت کو چھوٹی قیامت سمجھتے ہیں کہ موت کا

قیامت کی ہولناکی کا، ہم لوگ ان سب کا انکار نہیں کرتے لیکن دنیا کے بھیلوں میں پر کراس سے غافل

اور بے قلیری کی زندگی گزار رہے ہیں یہ بہت ڈرنے کی پات ہے اس کی قلیری نہیں کہ ہماری ہمیشہ کی زندگی کا کیا انجام ہو گا۔

هم اپنی خوشیوں اور شادیوں میں سب بھول جاتے ہیں لہذا اس موقع پر اللہ کے حکم اور اس کے رسول

دل ساد و سوت نہ دل ساد شمن

کوئی یہ کہہ دے گلشن گلشن

لاکھ بلا میں ایک شیش

کامل رہہ، قاتل رہن

دل ساد سوت نہ دل ساد شمن

عشق ہے پیارے کھیل نہیں ہے

عشق ہے کارِ شیشہ و آہن

عمریں پتیں، صدیاں گزریں

ہے وہی اب تک عقل کا بچپن

برقِ حادث، اللہ اللہ!

جھوم رہی ہے شاخ شیش

رحمت ہو گی طالبِ عصیاں

رشک کرے گی پاکی دامن

بیٹھے ہم ہر بزم میں لیکن

جہاڑ کے اٹھے اپنا دامن

جگر مراد آبادی

فکر آخوت کی ایک حیرت انگیز مثال

عبدالرحیم ندوی

اس میں اللہ کے راستے میں جادو کرتے تھے۔ انہوں نے چوبیس گھنٹے کی زندگی میں کوئی وقت خالی نہ چھوڑ رکھا تھا، جس میں ان تین کاموں کے علاوہ کوئی اور کام کرتے، یہاں تک کہ لوگ آپ کو زاہد بصرہ کے لقب سے پکارنے لگے۔

عامر بن عبد اللہ کے واقعات میں بصرہ کے

ایک غص نے بیان کیا ہے۔

حضرت عمرؓ کا دور خلافت ہے، ابھی بڑے صرف اللہ کا ولدادہ ہے دنیا اور دنیا کی آرائش سے کنارہ کش یہ اللہ کا بندہ اللہ کی مرضیات کے حصول بڑے سماں کرام اور تابعین عظام کی جماعت موجود ہے، خلیفہ اسلامیین حضرت عمرؓ کے حکم سے بلا دعم میں مگن ہے۔

اس وقت اس نوا آباد شہر کے والی اور ذمہ دار صحابی رسول ابو موسیٰ اشعریٰ ہیں، بھی یہاں کے گورنر، فوج کے کمانڈر، مسجد کے امام اور مدرسہ کے سامنے ڈال دیا، خود اس جنگل میں گھس گئے، میں نے سوچا آج ان کے پیچے چلتے ہیں دیکھیں رات مسلم ہیں لیکن اپنی قابلیت و صلاحیت سے ان تمام سے آباد کیا گیا ہے۔

امور کو نجام دے رہے ہیں، بس عامر عبد اللہ، موسیٰ چنانچہ جزیرہ عرب کے ہر خط نجد، جہاز و میکن سے مسلمان چنگ کنج کے چلے آرہے ہیں، سب کا اشعری کے ساتھ ہو گئے اور پھر سفر حضرت، اس و جنگ سے مقدس حداislamی کی خلافت ہے۔

ہر حال میں ان کے ساتھ رہنے لگے، چنانچہ عامر نے ابوموسیٰ اشعریٰ سے قرآن کو اسی طرح پڑھا جیسے رسول پاک کے قلب اطہر پر نازل ہوا تھا، حدیث لی، بخدا میں نے اس سے زیادہ کامل خشوع و خضوع اسی نماز اپنی عمر میں اس سے پہنچنیں دیکھی تھی، جب

جانستہ ہیں، جوانی کی دہیز میں قدم رکھنے والے اس فرمایا تھا، اور انہیں کی شاگردی میں "تفہ فی الدین" کی دولت سے ملاماں ہوئے، جب انہوں نے کامل علم حاصل کر لیا تو اپنے معمولات کچھ اس فرمایا اور اپنی مشیت سے اس دنیا کی آزمائش میں لاکھڑا کیا ہے، پھر تو نے یہ حکم دیا کہ میں اپنے

و خلقات، قلب کی طہارت اور فطرت کی پاکیزگی کا دین کے رہی ہے، بصرہ اگرچہ بھی نیازیاً آباد ہوا ہے لیکن دوسرے اسلامی شہروں کے مقابلہ میں یہ شہر زیادہ مادر اور ثروت والا ہے، اس کی وجہ فتوحات کی کثرت، مال غنیمت کی بہتات ہے، ایسا لگتا ہے کہ مال کا ایک سیالاں پہ جو ہر طرف سے کیے میں اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہوں اگر تو نے اپنے لطف و کرم سے میری مدد نہیں فرمائی، اے باراللہا! اس شہر میں الہ آرہا ہے۔

لیکن اس جیسی نوجوان کو اس سے کچھ بھی لینا بھی نمازیں پڑھتے کہ پاؤں تھک تھک جاتے، دنیا نہیں ہے، مال و دولت سے بے رغبت یہ نوجوان اور ایک حصہ جہادی نسلی اللہ کے لیے خاص کر دیا تھا بدے مجھ سے مانگے تو میں اس کو دے دوں گا، اللہا

اے ارجام الاجمیں! تو مجھ کو بخش دے۔

جو بچہ رہ سے مانگی ہیں ورنہ میں تو اس را زکو فاش کر دوں گا، انہوں نے بڑی لجاجت سے کہاں ایسا سا کرو، رات کے عبادات گزارتی نہ تھے بلکہ میدان جنگ کے شہزاد بھی تھے، جب اللہ کا منادی جہادی کا ہوا تو عامر بن عبد اللہ سب سے پہلے بیک کئے دادوں کو حاصل ہے تو پھر مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کر کر کسی اور کوئی نہیں بتا دے گے، میں نے کہا اللہ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی کوئی پرواہ نہیں کر کرے شام دھر کیے گزر رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا، فرمایا: میرے نزدیک دین کے سلسلہ میں عورتوں سے زیادہ کوئی چیز خطرہ کی نہیں تھی تو میں نے رفاقت مناسب معلوم ہوتی، تو ان سے کہتے، بھائیوں اور عامر کھڑے اپنے رب کی عبادات و مناجات کرتے میں تمہارے ساتھ چلانا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم اپنے تین کام میرے حوالہ کرو۔

وہ پوچھتے: وہ کیا؟

فرماتے ہیں باتیں یہ کہ میں غریب آپ سب کی نماز ادا کی اور دعا فرمائی، اے اللہ! صبح روشن ہو گئی فرمایا: دوسرے یہ کہ میں نے دعا مانگی اے ہے لوگ آجارتے ہیں، بھی غص اپنی حاجت میں تیرے روزق کی تلاش میں لگا ہے ہر ایک کی ایک حاجت اور ضرورت ہے لیکن تیرے بندے عامر کی ضرورت کی سے دوں گا، تیرے یہ کہ نماز کے لیے اذان بھگرے گا نہیں، دوسرے یہ کہ نماز کے لیے اذان بقدر میں آپ لوگوں پر خرچ کروں گا۔

تمیری اور لوگوں کی ضرورت پوری فرمادے۔

میں نے کہا: تیری چیز؟

فرمایا: میں نے تجھ سے تین چیزیں مانگی اے اللہ! مجھ سے نیند ختم کر دے تاکہ میں رات دن تیری تھیں تو نے دو قبول فرمائی ایک قبول نہیں فرمایا: اے اللہ! عبادت کر سکوں، اللہ نے اس کو قبول نہیں فرمایا۔

فرمایا: میں نے اپنے رب سے دعا مانگی کرو، تم پوری رات کھڑے ہو کر اللہ کی عبادات میں اٹھے تو ان کی نگاہ، مجھ پر پڑی وہ گھبراٹھے، اس لیے کہ مجھ گئے کہ میں نے رات کا ماجرا دیکھا ہے، اور دن بھر روزہ رکھ کر گزارتے ہو، جنت کی نعت تو اس ایسا لگا کہ ان کی کوئی بڑی پوچھی گم ہو گئی، پھر بڑے غم سے کم میں مل سکتے ہے اور دوزخ کے عذاب سے بھرے لہجہ میں بولے، بھائی! میں سمجھ رہا ہوں کہ آج تو اس سے کم مجہدہ میں بچا جا سکتا ہے۔

فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس دن مجھ جنگ قادر ہے میں فتح ہوتی ہے یہ کسری کے محل میں اترتے ہیں اور عابرین متین کو حکم دیتے ہیں کہ مال کی، بخدا میں اللہ کی عبادات میں مجہدہ کرتا رہوں گا

جو کچھ دیکھا ہے لوگوں سے مخفی رکھنا، اللہ جب تک میرے اندر اس کی سکت باقی رہے گی پھر بھی اگر بجات پا گیا تو یہ اللہ کا حرم ہو گا، اور اگر دوزخ

تھاری ستاری فرمائے گا۔

میں ڈال دیا گیا تو یہ میری کوتاہی کا نتیجہ ہو گا۔

علم اسلام

محمد جاوید اختر ندوی

فلسطینی بھجے ہندو بند کے شکار
فلسطین کی ایک تنظیم نے کہا کہ جون ۲۰۰۷ء سے اب تک ۳۰۰ هزار فلسطینی پنج قیدوں کے شکار ہو چکے ہیں، جمیعۃ الاسری و المحررین نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ بچوں پر مختلف غیر انسانی اور غیر اخلاقی سزا نافذ کئے جاتے ہیں، اور ان کے ساتھ اسی شرمناک اور ولدوز غیر اخلاقی عمل کیا جاتا ہے کہ انسان سن کر حیران رہ جائے، ان زیادتوں اور بدسلوکوں میں چند یہ ہیں: جسم کے مختلف حصوں میں ٹھانی ہوتی ہے، ان کو زیل کیا جاتا اور گالیاں دی جاتی ہیں، جسم پر جلتے ہوئے سگریت داغے جاتے ہیں، کئی کئی دن بیند سے محروم رکھا جاتا ہے اور کپڑے تبدیل نہیں کرنے دیا جاتا، ہاتھوں میں زخم اور جوڑوں میں بھاری بھر کم بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں، اور چاقویا کی دھاردار آں سے جسم پر زخم لگایا جاتا ہے، یہ حکیم ان کے ساتھ روزمرہ کی ہیں، اور اسی پر بلکہ جسیں کیا جاتا ہے۔

بلکہ ان کے سروں پر انتہائی سختیاں پانی ڈالا جاتا ہے اور پھر فوراً نہماں گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ اقوام متحده اور میں الاقوامی اصول وضوابط کے یہ بالکل خلاف ہے اور جگہ اصول کے بھی منافی ہے کہ مخصوص دیے گئے بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے، اور ان کو ایسی سزا میں دی جائیں، مختلف تنظیموں کی طرف سے اس کے خلاف آواز بلند کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ غیر انسانی حرکت سراسر تھبب اور دشمنی پر منی ہے۔

ایک امریکی یونیورسٹی کے استفجاخانوں میں اسلام مخالف تحریروں اور نازیبنا کلمات امریکہ میں "کیلیغورنی" کی ایک یونیورسٹی کے

دینی میں ۱۱ افراد کا مقابلہ اسلام حقوق کی ادائیگی اور ان کو آزادی نہ دینا جانبدارانہ مسجد حرام کے امام و خطیب اور امام القری نظریہ اور دوہری پالیسی ہے اور سویٹزر لینڈ کو میتاروں پر پابندی کے سلسلہ میں اپنے فیصلہ پر غور کرنا یونیورسٹی (ملکہ مکرمہ) کے پروفیسر شیخ عبد الرحمن چاہئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ جرمی اور اسلامیں کے ہاتھوں دہنی میں ارا فراد کو دین اسلام ہائیلینڈ میں مسلم خواتین اور طالبات کو ڈیلوٹی اور تعلیم کی ہدایت میں، یہ حضرات امریکہ، آرٹلینڈ، جنوبی افریقہ، فلپائن اور روس سے تعلق رکھنے والے کے دوران حجاب یا نقاب کے استعمال سے سختی سے ہیں، دہنی میں معتقد ایک کانفرنس میں شیخ سدیس کے سے روکا جا رہا ہے، اور فرانس عوامی جگہوں پر دینی مصافر اور دہنی ایک رپورٹ کی ایک مسجد میں امام موصوف کے خطبہ سننے کے بعد ان لوگوں نے اسلام رپورٹ نے خاص طور پر ہائیلینڈ کے بارے قبول کیا۔ اس کے بعد شیخ سدیس نے ان حضرات کو میں کہا، جہاں مسلمانوں کی آبادی ۸۵۰،۰۰۰ ہزار ہے کہ دین اسلام کی انسانیت نوازی، عدل گسترشی اور یہاں معاشرتی طور پر مسلمانوں کی ساتھ بہت غلط اور احکام و شرائی سے واقف کریا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا نارواں سلوک کیا جا رہا ہے، اور اسلئے کہ اسلام مغربی کی کہ وہ ان کو اسلام پر جائے اور دین فطرت تہذیب کے مقابلہ ہے دنوں کا نہیں ہو سکتا۔

یورپ میں مسلمانوں کے خلاف تعصب و نفرت میں اضافہ

یورپ میں مسلمانوں کے خلاف تہذیب کے مقابلہ ہے اور پر فیض کو عام کرے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ پورے یورپ دنیا میں ہنے والے انسانوں کے حقوق زبان درازی کرنا، ان کی جائیداد کو برداشت کرنا اور دعالت سے متعلق سالانہ امریکی رپورٹ میں اس اسلام کے تعلق سے غیر مہذب باشیں بولنا اور لکھنا بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کے عام ہو گیا ہے، اور رپورٹ نے کہا ہے کہ داسیں بازو خلاف تعصب و جانبداری میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

رپورٹ میں ۲۰۰۷ء میں یورپ میں میں رہتے ہیں اور کسی موقع کو ضائع نہیں ہونے سلاسلوں کی حق تلفی اور بالخصوص سویٹزر لینڈ میں دیتے، مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور میاڑوں پر پابندی لگائے جانے پر بڑی تشویش کا حالات کو بگاڑنے میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہمار کیا گیا ہے، اور کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے جوں ۴۰۰۰ سے اب تک ۳۰۰ هزار

تمہارے درمیان سب سے زیادہ پرہیز مگر زیادہ اہتمام تھا کہ آپ نے مختلف احادیث میں اسی دنیا و آخرت میں بھی مختلف احادیث میں اسی "النہ" مدد و نصرت بہت ہی قابل قدر حق ہے لیکن احادیث میں نہایت واضح انداز میں فرمایا کہ "لوگوں کا کام کو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی کو کسی کام کے کاموں میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی بھی بیعت میں ہے چنانچہ مسلمانوں کو واضح ہدایت دی ہے کہ "میں نے حضرت جبریل بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ" میں نے تقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے کی امداد آپ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد و نصرت کے ساتھ فیصلہ و خیر خواہی کا جذبہ رکھنے پر کرو" (ماندہ ۲/۲) اسی طرح گناہ اور ظلم و زیادتی سے بیعت کی تھی، (بخاری و مسلم) نیز ایک حدیث میں ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گارہ ہو، (بیہقی) آپ نے فیصلہ و خیر خواہی کو ایمان کامل کے لئے اکرام مسلم کا شدید تقاضا ہے کہ سارے مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے جان مال اور عزت کی خلافت کریں، اور ان کو قابل عزت سمجھیں، کیوں کہ کتاب و سنت کی تعلیمات یہ ہیں کہ قتل و خون، بوت و حکومت اور تہمت والزم بہت کے لئے وہی نہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے، (بخاری و مسلم) ہی برے جرائم ہیں چنانچہ قرآن کریم نے ان جرائم کی قباحت مختلف سورتوں خاص طور سے (سورہ مائدہ ۳۲، سورہ نساء ۱۶۱ اور سورہ احزاب ۵۵) میں بہت تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے اور احادیث مبارکہ میں ہر مسلم کے خون، مال اور آبرو کی حرمت کو بڑے ہی موثر اور ملیخ ۱۰۰ میں واضح کیا گیا ہے، ایک حدیث میں سال کر کے آپ نے ذہن کو تیار کیا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزیزی اس دن (یوم اخر)، اس شہر (ملکہ مکرمہ) اور اس محیۃ (ذی الحجہ) ہی کی طرح ہمیشہ قابل احراق ہیں، (بخاری) اسلام کی واضح تعلیمات سے یہ حقیقت ظاہر ہے کہ "اکرام مسلم" کس قدر اتم اور لکھاڑا زیادہ قابل لحاظ ہے۔

مسلمانوں کا دوسرے بھائی حق "صیحت و خیر" ہے کہ "جس کے سامنے اس کے کسی مسلم بھائی کی دنیا و خواہی ہے، باہمی حق و تعلقات میں یہ حق بڑی غیبت کی جائے اور وہ اسکی نصرت و حمایت کر سکتا ہو تو

اور صرف مسلم پر شل لا بورڈ کے اجلاس اور خاص کر دہاں کے اجلاس عام کا بخار تھا سارے شہر کو اس کے لیے باخوبی سجا گیا تھا۔

لکھنؤ کا اکیسوال اجلاس عام

ندوہ میں تین روز تک مختلف نشستیں منعقد ہوں، ان سب کے نتیجے میں بورڈ نے جو اعلانیے

صادر کیا، ان میں بہت سی اہم یاتمیں ہیں لکھنؤ کے

خبرات نے جو تیرے دن عنوانات قائم کئے ان

کی جملکیاں کچھ اس طرح ہیں: **بُلدِ کیا جائے**

مخصوص لڑکوں کو ہراساں کرنا، لاکھوں کے بھومیں

پر شل لا بورڈ کا حکومت ہند سے مطالبہ، **بُلدِ** پر شل لا

بورڈ نے کیا بابری مسجد کی شہادت سے متعلق

مقدمات کی روزانہ ساعت کا مطالبہ، **بُلدِ اسرائیل**

کے مختلف ہندوستان بھر سے آئے ہوئے مندوہ میں

جن میں علماء اکابرین ملت و عالمگیری کی خدمتی نظر

کے بعد ایسا اجلاس ہوتا ہے جس میں دستور کے

جو سابق نائب ناظم ندوہ العلماء مولانا محبین اللہ

ندوی میں اقوامی سازش، **بُلدِ انداد** فرقہ وارانہ

تعددیل پر مسلم پر شل لا بورڈ کا سخت موقف

اسرائیل کے تعلق سے حکومت ہند کو تباہی

کیا گیا، **بُلدِ دہشت** گردی کے نام پر مسلمانوں کی

گرفتاری میں فی الفور روک لے، **بُلدِ** حضرت

مولانا محمد رابح صنیعوی نے فرمایا مدرسہ بورڈ کے

قیام سے باز رہے حکومت، **بُلدِ** مسلمانوں کے

مسائل ترجیح بنیاد پر حل ہوں، بورڈ کا حکومت سے

پر زور مطالبہ، **بُلدِ اندیا** مسلم پر شل لا بورڈ کا

تاریخی اجلاس عام، لاکھوں کی تعداد میں فرزندان

تو حیدری شرکت، **بُلدِ** بورڈ کا جیز ختم کرنے کی مہم چلانے کی اجیل۔

یہ سب بورڈ کے بہتر کاموں کا نتیجہ ہے کہ

حضرت مولانا دامت برکاتہم بلماقابلہ صدر منتخب کے

بورڈ کا اکیسوال اجلاس - چند احساسات

مولانا تاریاض الرحمن رشدی (بنگلور)

ذمہ داروں نے کہا کہ وہ اسلام اور مسلمان مخالف

کفالت کے لئے اور میں الاقوامی قواعد و ضوابط کا وہ

باکل خیال نہیں رکھتے تھے۔

جیلوں میں رکھا گیا ہے۔

گے، اور اس سلسلہ میں یتیم بچوں کے اصول اور اخوان کے وکیل عبد المعم عبد المقصود نے قید خانوں کے اندر ۲۸۶۸ء رافراد کے ساتھ غیر انسانی

استجفا خانوں میں رکھ دیا تھا، جبکہ ایک دوسری یونیورسٹی کے

یونیورسٹی کے بعض طلبیے نے پولیس کو یہ خبر دی

جو سب کے سب ذمہ دار تھے اور ایک ایسے ادارہ میں

قیام پڑ رکھتے جو یتیم بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

عدالتی حکم کے بلوغہ بلجیکا

کی وزیر تعلیم کا پروردہ سے انکار

خلاف مازیا تحریریں میں، اسی سے قبل یونیورسٹی

بلجیکا کی وزیر تعلیم "ماری دوہنک سموئی" نے

کے مختلف استجفا خانوں میں بھی کچھ تحریریں ملی تھیں۔

یونیورسٹی نے ایک بیان میں کہا کہ یونیورسٹی

کے مختلف ہائلوں میں مطلق کیروں کی مدد سے یہ

وشاخت ظاہر ہوتی ہو، منع کیا ہے، اس میں مسلم

تحفیظ کی جاری ہے کہ کس طرح یہ تحریریں

خواتین کا جاگب بھی ہے، جبکہ بلجیکا کی عدالت

استجفا خانوں میں رکھی گئیں، اور اس سے گواہ مل

نے اس کی اجازت دی بہ کہ مذہبی لباس استعمال

جانکیں گے اور پھر اس جرم کے مرکب افراد ک

بلجیکی وزیر تعلیم کے مطابق اسی ایسے لباس کا

عیسائی مشندری کے ۱۶/ سرگرم استعمال جس سے واضح طور پر دینی شناخت بنتی

ذریعہ عمل میں آئے گا۔

سوداونی صدر عمر البشیر کا

شراب کے خلاف سخت قدم

اوہ یہ سارے کام یہ لوگ انسانی ہمدردی،

خیر خواہی رفاقت کاموں کے نام سے کر رہے

قیدی افراد کی تعداد مصر کے جیلوں میں ۳۶۸ رجک

نہاتے تھے اجتماعی اور معاشرتی خیر خواہی کے نام پر جمع گئی ہے، جن میں ۱۳۸ افراد مقدمات کی وجہ

نظیفیں اس سلسلہ میں کیا کہتی ہیں۔

اخوان کے وکیل عبد المعم عبد المقصود نے قید

خانوں کے اندر بیان میں کہا کہ جن جیلوں میں اخوان کے قیدیوں کو

مزید کہا کہ جن جیلوں میں اخوان کے قیدیوں کو

رکھا گیا ہے، وہ عام طرز زندگی کے معیار سے بھی

بہت نیچے ہے، جہاں ۱۳۸ رقیدیوں کو ایک چھوٹے

سے بھک و تاریک کرہ میں رکھا گیا ہے، جس کی

و سعت نو میٹر سے بھی زائد نہیں ہے۔

فلسطینی دیاست کا ہیام ۴۰۱۱ء

تک ممکن

فلسطینی وزیر اعظم سلام فیاض نے کہا ہے کہ

اگست ۲۰۱۱ء تک فلسطینی ریاست کا قیام عمل میں آجائے گا، انہوں نے یہ پیش کوئی ایک مشہور اسرائیلی

اخبار سے ایک انٹرویو میں کہ، سلام فیاض کا کہنا تھا

کہ فلسطینی ریاست کا قیام ثبت زمینی حقوق کے

ذریعہ عمل میں آئے گا۔

سوداونی صدر عمر البشیر کا

شراب کے خلاف سخت قدم

سوداونی کے صدر نے خبردار کیا ہے کہ شراب

شہید کرنے فروخت کرنے اور پیٹنے والوں کو

کوڑے لگائے جائیں گے، صدر عمر البشیر نے ایک

ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی شراب

پیچے گا، ہم اس کو کوڑے لگائیں گے اور اس کو بھی جو

اس کو فروخت کرے گا، ہم اس بات کی پرواہ نہیں

خاندانوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ نشانہ

جماعت اخوان اسلامیں نے کہا کہ اس کے

تو حیدری شرکت، **بُلدِ** بورڈ کا جیز ختم کرنے

پر اور یہ کہتے تھے کہ ہم ان کی خیر خواہی کریں

سے قید ہیں اور ان تمام قیدیوں کو ملک کے ۴۰۰

تھے مدد کے مختلف دارالاکامے علماء کرام کے لیے

پر شل لا بورڈ کا وکیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلم

مندوہ میں دارکین و مدعویں پاؤ جو اپنی تمام

خدمات انجام دینے میں مصروف تھی، جزاهم اللہ

محبوب یوں، محذور یوں اور مصروفین کے بورڈ کی

دعوت پر ہندوستان میں جہاں کہیں بلایا جائے،

کشاں کشاں پڑے آتے ہیں اور تمام میٹنگوں اور تما

ماجھ میں بھر پور حصہ لیتے ہیں اور ڈم داران بورڈ

وقت صرف کرکٹ کا مقام ہے، لکھنؤ میں صرف

تیری جات ۲۵۔۱۱۔۱۳۰۷ء

جامعہ فلاج دارین کی ایک یادگار نشست

محمود حسن حنفی ندوی

کی جماعت کی دینی، علمی، لگری اور فتوحی خدمات کو عالمی سطح پر مثالی خدمات قرار دیتے تھے، ان کا تاثر یہ بھی تھا کہ ندوہ کے افراد عالمی فقتوں اور لگری ارتداوی قسموں پر جیسی نظر رکھتے ہیں اور جس بہت و حوصلہ سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں یہ ندوہ کا ہی حصہ ہے، اور ندوہ کے افراد خطرناک عالمی حالات میں بھی رخ متعین کرنے کا بڑا عظیم کام انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرے۔

مولانا ذوالتفقار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جامد میں جو استقبالیہ کلمات کہے تھے وہ اس طرح تھے: "ہندوستان میں حنفی خاندان کے جنم وچاغ، سبی جسی ورع و تقویٰ اور علم و فضل تمام نسبتوں کی حامل شخصیات کا ہم استقبال کرتے ہیں۔ ہم لوگ آج اسی لئے جمع ہوئے ہیں اور ہم سب "اہلا و سہلہ امر جا" اور ان کے قدم میں ہوں کو خوش آمدید کتے ہیں۔"

یہ جو شخصیتیں ہمارے آپ کے سامنے ہیں تو قومی و عبادات، علم و فضل میں اتنی بلند شخصیتیں ہیں جو انکلیوں پر گئی جاتی ہیں، ان حضرات نے علم و فضل کا وقار اور وزن قائم اور باقی رکھا ہے۔

اللہ نے اس خاندان کو ایسی صلاحیتوں سے نوازا ہے کہ یہ اردو، عربی دونوں زبانوں پر مساوی نظر رکھتے ہیں عالمی سیاست پر بلکل حالات پر اور ان حالات پر جن سے یادت گز رہی ہے ان کی نظر اتنی ندوی الفکر ہیں اور بعض ندوی بھی ہیں، مولانا اقبال صاحب، مولانا حبیب الرحمن صاحب وغیرہم نے ندوہ سے تعلیمی استفادہ اور تحریکیں کیا ہے، ریسیں الجامعہ مولانا عبد اللہ کا پورا روی صاحب اور شیخ پاندوی سے انہیں عاشقانہ واراد تنہانہ تعلق تھا، مفکر الحدیث مولانا سید ذوالتفقار احمد صاحب نے فکری

گجرات میں رابطہ ادب اسلامی (علمی) کے طور پر ندوہ سے مکمل استفادہ کیا ہے۔

اجلاس کے موقع پر جو اس کا گجرات میں پہلا اجلاس افسوس کہ جامد کے شیخ الحدیث مولانا سید قاسم، حضرت مولانا سید محمد راخح حنفی ندوی مدظلہ نے ذوالتفقار احمد صاحب ایسی چند دنوں کی مدارس، اداروں اور دینی مرکز کا دورہ کیا، انہیں قبل ۲۳ رابریل ۱۹۷۴ء کو بھی شائقین علم و ادب میں ایک قدیم مدرسہ جامعہ فلاج دارین اور طلباءِ دین و معرفت کو داشت مفارقت دے گئے، انہیں ترکیم (سورت) بھی تھا اس مدرسہ کو دارالعلوم ندوہ لله و انالیہ راجعون اور اپنے مالک حقیقی سے جاتے تھا، انہیوں نے حضرت مولانا سید محمد راخح حنفی ندوی مذکورہ تھی، وفات تھا جس پر جنتا صمدہ ہوتا، کم الحدیث سے خصوصی مناسبت ہے اور سبی نہیں بلکہ اس کو گجرات کا ندوہ کہا جاتا ہے اسی سورت کے تھیات میں ایک ڈا بھیل بھی ہے جب دارالعلوم دیوبند کے بعض بامکال و نامور اساتذہ (مولانا انور شاہ کشمیری اور مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہم) وہاں سے الگ کیا، وہ کم دیکھنے میں آیا ہے، گویا دنیکال کر رکھ دیا، کیا معلوم تھا کہ وہ دو ماہ کے بعد نہ رہیں گے، وہ ضرور جدا ہوئے تو اسی ڈا بھیل کے دامن میں رونق افروز ہوئے تھے اور مدرسہ تعلیم الدین نے ان کا استقبال کیا تھا، اس لئے اسے گجرات کا دیوبند کہا جاتا ہے، دلوں پر جو چھاپ چھوڑی وہ قائم دادم ہے۔

ہے، یہ دونوں مدرسے سورت ضلع میں واقع مولانا حرم اللہ بڑے ہی زابدان اوصاف کے ہیں، جامعہ فلاج دارین کی پہلی ایسٹ بھی سابق ناظم حامل، اخلاص و للہیت کی خصوصیت سے متصف، حق پسند و منصف، بڑے ہی صالح انسان اور اعلیٰ باطنی ندوہ الحدیث مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی اوصاف کی حامل شخصیت تھے، عمر ستر برس (۶۰) کے لگ بھگ ہی رہی ہو گی تک میں یہاں پڑھائی جا رہی ہیں یہاں کے اکثر محدود نہ رکھیں بلکہ حاصل شدہ وستوری اساتذہ ندوی افکر ہیں اور بعض ندوی بھی ہیں، مولانا محبوب، مقبول، ہر دعا زیریستھے، یہ بھی معلوم ہوا کسی شیخ اقبال صاحب، مولانا حبیب الرحمن صاحب وغیرہم طریقت کے مجاز بھی تھے، بلکہ اس کو انہیوں نے اخاء نظر دوڑائیں انسانی سروں کا سند رنگ آرہا تھا میں "الحمد لله" کہا تو ایسا لگا فضاؤں میں ایک اور جب اسلام اور شریعت کی کسی حفاظت کی بات زلزلہ آگیا، یہ ہوتی ہے دلوں پر حکومت، اللہ والوں

کی حکومت دلوں پر ہتی ہوتی ہے، ایسا ہی منظر اس فضا کوئی احتیٰ تھی، لکھنؤ کی تاریخ میں اس سے برا جلسہ مسلمانوں کا نہ دیکھا گیا تھا، اور اجلاس شروع آمد کے موقع پر نظر آیا۔

بوروڈ کے صدر عالی وقار حضرت مولانا سید محمد راخح حنفی ندوی دامت برکاتہم کی ذات والاصفات میں مسلم پرست لا بورڈ و ناظم ندوہ العلماء حضرت مولانا راجح حنفی ندوی دامت برکاتہم کی ذات والاصفات میں سید محمد راخح حنفی ندوی مدظلہ العالی تعریف لائے، عالم اسلام کے لیے عموماً اور مسلمانان ہند کے لیے خصوصاً بہت بڑی نعمت ہے، مفکر اسلام حضرت مسلمان شرعی احکامات کی پوری طرح پاہندی کریں۔

☆ مہر کی رقم بڑھانے اور جمیز یعنی سے پرہیز اور جمیز زندہ باد کی آوازوں سے استقبال کیا اور صدر بورڈ زندہ باد کی آوازوں سے استقبال کیا وہ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آگئے کہ اس مرد و روش کے قیادت میں کامیابی کے ساتھ ہم سب یہ سفر طے کر رہے ہیں، مسلم پرست لا بورڈ آپ کی مدبرانہ سرفہرست میں اور آگے کی منزلیں طے کرے گا اور اس وقت نہ صرف مسلمان ہند بلکہ عالم اسلام کے لیے پاس نہ تخت دیاج ہے نہ سکم وزر ہے لیکن اللہ نے صرف "تعلق مع اللہ" کی وجہ سے اتنی زبردست مقبولیت عطا فرمائی کہ لاکھوں مسلمان اس وقت کھلونا نہ ہے۔

☆ کامیابی جی اور نہروں کی خارجہ پا لیسی عمل دیکھ رہے تھے، میرے چشم تصور میں تاریخ کا وہ واقعہ ابھرنے لگا کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید اپنی زوجہ کیا جائے۔

☆ دہشت گردی کے نام پر بے عناء مسلم محترمہ زبیدہ خاتون کے ساتھ محل کے بالائی حصہ نوجوانوں کو نشانہ نہ بنا یا جائے۔

☆ ہم جسی کو قانونی محل دینے کی اختیاری متوازن اور شیخیدہ شور سننے میں آیا خلیفہ پر زور مخالف پوچھایا ہے تو وجود محترمہ نے کہا یہ شور کوئی پریشانی کا نہیں بلکہ باعث اطمینان ہے، اور کہا آپ کی حکومت صرف انسانوں کے جسم پر ہے لیکن ان اللہ جائے۔

☆ مسلمانوں میں تعلیم کے فروع کی ہمچنانی بنداد شہر میں حضرت عبداللہ بن مبارکؓ محدث جبلی اہمیت رکھتا ہے ایک یہ کہ مسلمانوں اور فرزانہ تشریف لائے تھے، جن سے درس لینے کے بعد توحید کا ایک سیلاب تھا پورا شہر لکھنؤ کے عین گاہ میں بغداد کے شاگرد حضرات جمع تھے، حضرت کوچینہ باغ کی طرف رواں دواں تھا جہاں تک آئی شاگروں اور معتقدوں نے جواب نظر دوڑائیں انسانی سروں کا سند رنگ آرہا تھا میں "الحمد لله" کہا تو ایسا لگا فضاؤں میں ایک اور جب اسلام اور شریعت کی کسی حفاظت کی بات زلزلہ آگیا، یہ ہوتی ہے دلوں پر حکومت، اللہ والوں

تحفظ کے لیے کوش کریں۔"

☆☆☆

حکموں کو نظر انداز کر کے نہیں، بلکہ اسی کے مطابق صوبہ گجرات کو اس میں امتیاز حاصل ہے، جگہ جتاب خلیل را وہ صاحب اور دیگر اساتذہ و علماء اور رہنے کی اجازت ہے، جب انسان قرآن و حدیث جگہ علمی و دینی پاورہاؤس ہیں، ان ایمانی و دینی دوسرے حضرات موجود تھے، سورت کے بھائی خالد کو نہیں سمجھے گا تو وہ غیر شعوری طور پر نظر انداز کرنے پاورہاؤس کی خلافت کی ضرورت ہے اور اس کا تحفظ غیار صاحب اور بھائی عبد الحفیظ غیار صاحب بھی اس طرح ہو گا کہ آپ خوب جی لگا کر علم حاصل تھے۔ والا بن جائے گا۔

بھائیو! جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے فضل سے ہوتا
ہے، یہ اللہ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ میں علم
مال کرنے کے لئے بھیجا اور اس مبارک راستے پر
ڈالا، اس لئے نہیں کہ ہمارے پیش نظر ہو کہ بڑی
شخصیت بنا جائے، اور خوب شہرت ہو، ناموری
ہو، اور جاہ و منصب ملے، صرف اس لئے کہ اللہ کو
رانی کرنا، اور اللہ کی رضا اور پسند کی باتیں معلوم کرنا
ہے اور درسرول کو اس سے واقف کرانا ہے۔

معمولی معمولی انسان جب محنت کے راستے پر
پڑ جاتے ہیں بڑی شخصیت بن جاتے ہیں۔

محمد رائع حنی ندوی مدخلہ کا ہوا۔ جامعہ کے مہتمم
ہذا نے ادا کئے۔ اور خطاب صرف حضرت مولا نا سید
استقبالیہ کلام مولانا ذوالقدر احمد شیخ الحدیث جامعہ
لوگ اور حکیم اجمیری صاحب وغیرہ جسم برآہ تھے۔
اردو زبانوں میں تقریروں کے ناموں نے پیش کئے اور
اس پروگرام کی ابتداء میں طلبہ جامعہ نے عربی
نے دعا کرائی، اور اشست اختتام کو پہنچی۔
تقریر کے بعد حضرت مولا نا دامت برکاتہم
کریں۔

کرس، اور رسوخ پیدا کریں، شکردا کریں، باکمال
استاد اور مرتب آپ کو حاصل ہیں اور آپ ان کی قدر
مولانا سید محمد واضح رشید حنی ندوی، مولانا عبد العزیز
بنگلی ندوی، جناب شاہد حسین صاحب، حاجی عبد
الرزاق صاحب وغیرہ بھی تھے۔ کبھی حضرات بڑا گمرا
ٹاٹر لے کر یہاں سے سورت کے لئے روائہ ہوئے،
وہاں خیار برادران کے ہاں قیام کرنا تھا، یہاں پورا
خیار خاندان ان کے بڑے چھوٹے ہر حشیث کے
تاثر لے کر یہاں سے سورت کے لئے روائہ ہوئے،
دارالعلوم کے اساتذہ اور کارکنوں میں جناب

یقہ صفحہ ۲۲ کا)

.....ان مذکورہ بالا حقوق کے علاوہ کچھ اور بھی چھوٹے بڑے باہمی حقوق ہیں، جن کی ادائیگی سے مسلمانوں کا آپسی تعلق اور ملک پر وطن چڑھتا ہے اور مفہوم سے مفہوم طریقہ ہوتا ہے اسلئے ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس عطا کردہ دینی رشتہ کی پوری قدر کریں چنانچہ قرآن مجید میں دینی رشتہ کے حقوق ادا کرنے پر ”رحمت اللہی“ کا مردہ نایا گیا ہے (مجرات / ۱۰) اسی طرح مختلف احادیث مبارکہ میں ان حقوق کی ادائیگی کو دنیا میں ”نصرت اللہی“ کے حصول کا اہم ذریعہ بتایا گیا ہے اور آخرت میں دخول جنت اور جہنم سے نجات کا بڑا اوسیلہ قرار دیا گیا ہے (ابوداؤد) نیز دینی رشتہ کے حقوق نہ ادا کرنے پر کتاب و سنت میں سخت وحید آئی ہے چنانچہ کسی مومن کو (بیجا) کافر کہنے کی ممانعت قرآن کریم میں موجود ہے، اسی طرح ایک حدیث شریف میں مسلمانوں کے مسائل سے بے فکری اور بے تو جھی کو کمال ایمان سے محرومی کا سبب بتایا گیا ہے کہ ”جس مسلمان کو دوسرے مسلمانوں کے مسائل و معاملات کی فکر نہ ہو وہ کامل مسلمان نہیں ہے (طبرانی)۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو دینی رہنمائی کے حقوق و واجبات کو ادا کرنے کی توفیق دے، ہمارے اندر بامی اخوت، محبت، رحمت اور ملک ملک پیدا کروئے اور ہمارے دلوں سے بعض و عناد، حسد و کیفیت اور نفرت و کدورت نکال دے آمین ”ربنا اغفر لنا ولا خوانتا الذين سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا بنا انک رؤوف رحیم۔“

ندوی برادری نے تاریخ و شخصیات، خاکہ
نگاری، سیرت و سوانح، دعوت و فکر اسلامی کے
موضوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کی نظری نہیں، اور نہیں
اس کا مقابلہ ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید
ابوالحسن علی حسنی ندوی جو "علی میان" کے نام سے
مشہور ہیں ان کی کتابیں آپ پڑھتے ہیں،
مختارات "آپ کے نصاب میں ہے، اس طرح
اور بھی کتابیں آپ ان کی پڑھتے ہیں اور تقریر و تحریر
کا جو سلیقہ آپ کے اندر آیا ہے یہ انہی حضرات کا
فیضان ہے، ندوی برادری آپ کے لئے اجنبی نہیں
ہے، آپ کے اس تعلیمی اداہ جامعہ فلاج دارین کی
خشت اول یعنی پہلی اینٹ حضرت مولانا علی میان
ندوی نے رکھی تھی، اور کس اخلاص اور جذبہ سے رکھی
تھی، بارش ہو رہی تھی اور چھتری لگا کر انہوں نے
اپنے دست مبارک سے یہ اینٹ رکھی تھی۔

اس طرح آج یہ علی باغ تیار ہوا، فصص
حمد، سخنوار، لکھنی، الجم، جو گا۔

کتابیں تو حضرت مولانا علی میان ندوی کی ہیں، دوسری کتابیں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدھلہ وغیرہ کی ہیں جن کو آپ سننے کے لئے بینچے ہیں۔ ان شخصیتوں کی زیارت ہی کافی تھی چہ جائیکہ آپ کو سننے کا موقع بھی مل رہا ہے "لَقَدْ كَانَ لِكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُنْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے موضوع پر درس کے ایک طالب علم نے تقریبیں کی، یہ سب عربی اردو تقریبیں تحریر حضرت مولانا علی میان ندوی کی کتابیں پڑھ کر، ان کے رسائل کا مطالعہ کر کے اور ندوۃ الحلماء کے عربی اردو مجلات و جرائد "البعث الاسلامی" "الرائد" اور "تعصیر حیات" وغیرہ کے استفادہ سے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا ہوئی۔

کتابیں تو حضرت مولانا علی میان ندوی کی ہیں، دوسری کتابیں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدھلہ وغیرہ کی ہیں جن کو آپ سننے کے لئے بینچے ہیں۔ ان شخصیتوں کی زیارت ہی کافی تھی چہ جائیکہ آپ کو سننے کا موقع بھی مل رہا ہے "لَقَدْ كَانَ لِكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُنْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے موضوع پر درس کے ایک طالب علم نے تقریبیں کی، یہ سب عربی اردو تقریبیں تحریر حضرت مولانا علی میان ندوی کی کتابیں پڑھ کر، ان کے رسائل کا مطالعہ کر کے اور ندوۃ الحلماء کے عربی اردو مجلات و جرائد "البعث الاسلامی" "الرائد" اور "تعصیر حیات" وغیرہ کے استفادہ سے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا ہوئی۔

کتابیں تو حضرت مولانا علی میان ندوی کی ہیں، دوسری کتابیں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدھلہ وغیرہ کی ہیں جن کو آپ سننے کے لئے بینچے ہیں۔ ان شخصیتوں کی زیارت ہی کافی تھی چہ جائیکہ آپ کو سننے کا موقع بھی مل رہا ہے "لَقَدْ كَانَ لِكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُنْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے موضوع پر درس کے ایک طالب علم نے تقریبیں کی، یہ سب عربی اردو تقریبیں تحریر حضرت مولانا علی میان ندوی کی کتابیں پڑھ کر، ان کے رسائل کا مطالعہ کر کے اور ندوۃ الحلماء کے عربی اردو مجلات و جرائد "البعث الاسلامی" "الرائد" اور "تعصیر حیات" وغیرہ کے استفادہ سے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا ہوئی۔

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شامما
Shamama Abid Special	شامما عابد اسپیشل
Amber Abid	عمر عابد
Musk Amber	مスク عمر
Attar Bena	عطر بنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafran	عطر زعفران
Roh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموعہ



Kannauj-209725 (U.P.)

Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388
Mobile: 09839206208 (Mohd. Furqan)
Email: mohd.furqan@yahoo.co.in

Waliullah Jewellers

مقبول میان جو سبزی
Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9958098881-9919089014

Mohd. Zubair 0522-2618629
Mohd. Salman 09415028247
09919091462

Sahara FOOTWEAR

35, Amerhi House, Near Post Office, Aminabad, Lucknow-B

پروپریٹر: ولی اللہ

ولی اللہ جو سبزی

**WALIULLAH
JEWELLERS**All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery

Mob. 9415090544, 9936672278

Phone: 0522-2627446 (S)

e-mail: waliullahjewellers@gmail.com

Jutey Wali Gali, Aminabad,
Lucknow.

مبینی کے قارئین کی حدمت میں

بھی کے اور بھی "غیر حلات" سے برا بیش ہے کہ "تجربہ" کے ملکہ میں فتح کرنے پر خداوند کے ملکش دلیل کے پڑ پڑا طبقہ کریں، یا ان کو تم تھن کرنے کی دستیبل جائیں۔

ALAUDDIN TEA44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle**CAFE FIRDOS**Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD
Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400005Contact: Mr. M. Abid: 9919098087
Mr. M. Imran: 9415027395
Mr. Jawad: 9334739156Phone: 021 2617448
(0) 2627448دینی صیہ مردانہ ملبوسات کا قابلِ اعتماد مرکز
اطلی کوٹی، بیدی بڑیں فشن کے ساتھShirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pillowers,
Jackets, Kurti-Suits, Night Suits, Gown & T's.

شادی یا ہاتھ، تیوار اور لفڑیاں کے لئے شادی اڑا خرچ، اکٹریف لاہیں قابلِ عرضہ سہ رائے

menmark
Ultimate MenswearMFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

نے نہ صرف اس ادبی کاوش کو درج سند عطا کیا ہے، بلکہ اس قصیدہ عدم النظر کی ایک پوری تاریخ اور عربی ادب میں اس کے مقام اور عشق و محبت کی دنیا میں اس کی اہمیت کو باور کرایا ہے، قیمت صفات سے کہیں زیادہ ہے، یہ بات ضرور قابل غور ہے۔

☆☆☆

م. ج. ج.

رسید کتب

نام کتاب: البلاغ الحمین علی روؤس الاشہاد

مصنف: شیخ امام الدین پنجابی

تعلیق: مسعود احمد الاعظی

ناشر: مولانا مقبول احمد قاسمی دارالعارف کریمی، ال آباد

صفحات: ۲۱۶، قیمت: درج نہیں

اخضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت

درسات کی حفاظت و ابدیت اور اس سلسلہ میں مختلف

ادیان کے تمثیلوں و ترجیانوں کی طرف سے

قدیم و مشہور اور نوادر و قائل کا سرتیلم خم کرنا،

چھوٹے نہیں پایا ہے۔

امراء، شہنشاہان عالم میں بعض کا قبول کرنا اور بعض کا

تلیم کرنا اور بدیا بھیجا گرچہ بعض مصلحت سے ایمان

ن لانا، حضرت عیین کی بشارت، اور ان سب حقائق

کو عقلی طور پر احادیث تجویزی اور ان خطوط اکی روشنی

میں جو اخضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحریر فرمائے تھے،

بڑی سیر حاصل اور اتفاقی بخش کی گئی ہے، مصنف کا

صفحات: ۱۳۵، انتقال ہو گیا تھا، مولانا مسعود احمد الاعظی

نے تجدید بخش و ترتیب جدید اور تعلیق کے ذریعہ

اس کتاب کی افادیت میں اضافہ کیا، اور مولانا مقبول

احماد قاسمی کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا، اس طرح

شائعیں علم کو ایک اچھا تھنڈا میرا گیا۔

☆☆☆

نام کتاب: تذکرة الجیل

مرجب: پروفیسر احشام احمد ناظمی

ناشر: دارالایمان، محلہ مبارک شاہ، سہارن پور

صفحات: ۲۹۶، قیمت: درج نہیں

مولانا جیل احمد حیدر آبادی، حضرت شیخ

الحدیث مولانا محمد زکریا کانڈھلوی کے متاز خلفاء میں

شیخات میں ضرب المثل شخصیت تھے، عوام کے لیے

عوامی اسلوب میں یہ ایک بہترین رسالہ ہے جو کم

صفحات میں اس عدم النظر صحابی جیل کا جامع

تعارف پیش کرتا ہے، اعتدال کا دامن مصنف سے

نام پروفیسر احشام احمد ناظمی کا ہے انہی کو توفیق ملی کہ

وہ اپنے شیخ سے متعلق جامع کتاب مرتب کریں،

پروفیسر ناظمی کو یہ ذوق و شوق تصنیف اپنے والد نامار

پروفیسر خلیق احمد ناظمی مرحوم سے ورش میں ملا ہے،

سوائی کتاب میں یہ ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔

☆☆☆☆☆

صفحات: ۲۲۳، قیمت: درج روپے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے محبوب ترین برادر عم زاد اور عزیز ترین

داماد اور خلیفہ راجح اور علم فضل، عدل و فقا، جرأۃ

شیخات میں ضرب المثل شخصیت تھے، عوام کے لیے

الحدیث مولانا محمد زکریا کانڈھلوی کے متاز خلفاء میں

عوامی اسلوب میں یہ ایک بہترین رسالہ ہے جو کم

صفحات میں اس عدم النظر صحابی جیل کا جامع

تعارف پیش کرتا ہے، اعتدال کا دامن مصنف سے

چھوٹے نہیں پایا ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: نداء رحمت، منظوم ترجمہ قصیدہ برده

مترجم: مولانا ویم احسن کانڈھلوی

مرتب: معراج الحسن ندوی کانڈھلوی روشنی

ناشر: مکتبہ مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی، محلہ مبارک

شاہ، سہارن پور (یونی)

صفحات: ۲۷، قیمت: ۱۰۰ روپے

علامہ بوصری کا قصیدہ نعتیہ جو قصیدہ برده کے

نام سے معروف و مقبول عرب و عجم ہے، ۱۸۲۴ء اشعار

جن، مولانا ویم احسن کانڈھلوی نے اس عربی نعت

کوارد و نعت میں فضل کر کے نہ صرف ادبی کمال کا

انہار کیا بلکہ بارگاہ نبوت میں نذر اہم عقیدت پیش

کر کے اپنی فدائیت کا انوکھے انداز میں انہار

کیا ہے، حضرت مولانا سید محمد راجح حسنی ندوی مغل

اور مولانا ذاکر سید علی الرحمن علی ندوی کی تقریبات

☆☆☆

نام کتاب: حضرت علی رضی اللہ عنہ

مصنف: مولانا سید اسحاق حسینی ندوی مرحوم

ناشر: مکتبہ الشہاب الحمدیہ کا صنو

تمہیر جات ۲۵، ہماری مل مولی

(۱) تمرين الصرف

قيمت:- Rs. 20/-

(۲) تمرين الخوا

قيمت:- Rs. 20/-

(۳) علم التصريف

قيمت:- Rs. 35/-

ناشر: مجلس صحافت و نشریات

ٹیکو مارگ، ندوہ العلاماء، لکھنؤ

☆☆☆

(۴) ملخصہ

قيمت:-

ناشر: مکتبہ الشہاب الحمدیہ کا صنو

تمہیر جات ۲۵، ہماری مل مولی

☆☆☆